اسلامیات کی تیسری کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

ناظمہ رحمٰن

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

تعارف

اسلامیات کی کتابوں کا یہ سلسلہ میرے لیے ایک معجزے سے کم نہیں۔ ایک عرصے سے دل میں ایک ہوک سی تھی کہ اسلام جیسے پیارے اور عملی دین کے لیے میں کچھ ایسا کام کروں کہ ہماری نسلیں اس مذہب کی روح، حُسن اور گہرائی کو سمجھ کر دل سے قبول کرتے ہوئے اسے اپنے اندر کچھ اس طرح اتار لیں کہ ان کی چال ڈھال، گفتار، اُٹھنے بیٹھے، غرض ہر عمل میں اس مذہب کی تعلیمات کی جھلک نظر آئے اور اسلام، جو خود دین عمل ہے، اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں دکھا سکیں۔ بس اسی جذبے کے تحت میں نے اللہ کی مدد کے ساتھ کتابوں کے اس سلسلے پر کام کیا۔ میں کہاں تک کامیاب رہی، یہ اساتذہ کی کوششیں اور کتاب کا استعمال ہی بتا سکے گا۔ بہرحال اچھی امیدیں وابستہ رکھنا ہر مسلمان کا کام ہے اور میں اسی سوچ کے ساتھ سرگرمِ عمل ہوں۔

مقصد

کتاب کے اس سلسلے کا مقصد اپنی نسلوں کے عمل اور سوچ میں اسلام کی روح شامل کرنا ہے۔ اساتذہ کا یہ فرض ہے کہ اسی جذبے کے ساتھ کتاب کے ذریعے اور کتاب کو عملی کتاب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ننھّے بچّوں کو تعلیم دیں تاکہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچھا انسان اور مسلمان بن جائے۔

اس مقصد کے حصول کے لیے اساتذہ کو یہ سیکھنا ہوگا کہ کتاب کس طرح استعمال کی جائے کہ بچّے تک اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ توقع ہے کہ اسلامیات کا مضمون پڑھانے میں اساتذہ پورا پورا تعاون کرکے اسے دلچسپ اور پُر اثر بنا کر دکھائیں گے۔ دین سے محبّت اور اس میں دلچسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

اساتذہ خود بھی کتاب کی گہرائی کا بغور مطالعہ کرکے اپنی فہم و فراست اور تجربے کی مدد سے مزید کارآمد اضافے کرسکتے ہیں۔

عنوانات

باب اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ قرآن ۱
- حفظِ قرآن ۳
- حفظ و ترجمہ ۴

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- ایمان کی بنیادی باتیں ۶
- قیامت ۱۰
- قرآن مجید ۱۳
- نماز اور طریقۂ نماز ۱۸
- قبلے کا تعارف اور اہمیت ۲۴
- اذان ۲۷
- مسجد کی اہمیت و احترام ۲۹

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- نبی کریم ﷺ کی مکّی زندگی (نزول وحی تک) ۳۴

باب چہارم : اخلاق و آداب

- اسلام اور اخلاق ۴۳
- اسلامی رشتے ۴۵
- جھوٹ بولنا ۴۷
- گفتگو کے آداب ۴۹
- غیبت اور بہتان سے اجتناب ۵۱

باب پنجم : ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام

- حضرت ابراہیم علیہ السلام ۵۴
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۵۹

باب اوّل : القرآن الکریم

ناظرہ قرآن

اس درجے سے عربی حروف و حرکات کی پہچان شروع کرائی گئی ہے۔ اس لیے کہ اب تک آیات زبانی کروائی جاتی رہی ہیں لیکن اب قرآن کی تلاوت کا آغاز ہونا ہے۔ دیے گئے حروف میں سے ایک دن میں دو سطروں سے زیادہ نہ پڑھائیے۔ آوازیں اور حروف بہت اچھّی طرح یاد کروائیے۔ آواز کا اخراج تجوید کے اصولوں پر ہو۔ اس کے لیے اساتذہ کو خود بھی تجوید آنی چاہیے۔

بہت اچھّی طرح بچّوں کو ''حرکات'' کا مطلب سمجھائیے۔ تختۂ سیاہ پر حرف لکھ کر زبر، زیر اور پیش کی آوازوں کو سمجھائیے۔ یہ بتائیے کہ کسی حرف پر زبر لگنے سے آواز کیا بن جاتی ہے، اسی حرف پر اگر زیر لگا دیا جائے تو آواز کیا بن جاتی ہے اور پیش لگنے سے آواز کس طرح بدل جاتی ہے۔ یہ مشق کئی دن تک ہر حرف پر حرکات لگا کر جاری رکھیے۔

اس سلسلے میں صفحہ ۱ پر دی گئی (۱) زبر کی پہچان، صفحہ ۲ پر دی گئی (۲) زیر کی پہچان (۳) پیش کی پہچان (۴) جزم کی پہچان اور (۵) تنوین کے متعلق دی گئی ہدایات پڑھ کر اس کے مطابق بچّوں کو مشق کروائیے۔ چونکہ یہ چیزیں ذرا مشکل ہیں اس لیے تیزی سے آگے نہ بڑھیے۔ اس میں سے ہر پہچان کی بہت مشق اور اعادہ ضروری ہے۔ صفحہ ۲ پر زیر کی تنوین بھی اسی طرح پڑھائیے۔ اپنے پیریڈ میں سے ہر روز ۱۰ یا ۱۵ منٹ اس مشق کے لیے مختص کیجیے۔

صفحہ ۳ پر دی گئی ہدایات کو بھی مدنظر رکھ کر آوازیں اور حرکات سکھائیے۔

یاد رکھیے ان تمام حرکات میں سے زیر، زبر، پیش اور تشدید اُردو میں بھی استعمال ہو رہے ہیں، اس لیے اُمید ہے کہ سیکھنے اور سکھانے میں زیادہ مشکل درپیش نہ ہوگی۔

علامتیں

یہ پیراگراف اساتذہ کی ہدایت کے لیے ہے، اسے بچّوں کو پڑھ کر نہ سنائیے بلکہ اپنی آسان زبان میں ان کو سمجھائیے اور مشق کرائیے۔

رموزِ اوقاف قرآن مجید

یہ گنتی میں ۱۶ ہیں۔ انھیں رفتہ رفتہ موقع کی مناسبت سے ۲ ، ۲ کرکے یاد کروائیے اور جب حفظِ قرآن اور تلاوت کا سلسلہ شروع ہو تو ان مقامات کے حساب سے رُکنا ،ٹھہرنا ، ملاکر پڑھنا ، آواز کا کم زیادہ ہونا ، سانس کا توڑنا ، تمام باتیں سکھائیے۔

یہ بات ذہن نشین کروائیے کہ زیر، زبر اور پیش کے غلط استعمال سے معنی بدل جاتے ہیں اس لیے قرآن ذمہ داری اور توجہ سے پڑھا جائے۔

قرآن کی چند آیات میں ''سجدہ'' لکھا ہوا آتا ہے۔ یہ سجدہ آیت ختم ہوتے ہی کرنا ضروری ہے ، اس کو ٹالنا یا یہ سوچنا کہ بعد میں کرلیں گے ، درست نہیں۔

مقصد

درست تلفّظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کے تمام امور سے آگاہی۔

امدادی اشیا

رموز اوقاف پر دیا گیا چارٹ بناکر جماعت میں بھی لگائیے۔ اسے بڑا بڑا لکھیے۔ مختلف رنگوں کے قلم استعمال کیجیے۔

اساتذہ کا کام

اساتذہ چارٹ کا ہر روز اعادہ کریں۔ جو آیت بچّوں کو سکھانی ہے ، پوری مہارت اور خوش الحانی کے ساتھ بچّوں کے سامنے پڑھیں۔ آدابِ تلاوت ملحوظِ خاطر رکھیں۔ تلاوت کرتے وقت بچّوں کو علامات سمجھاتے رہیں۔ کہاں رُکنا ہے ، کہاں سانس توڑنا ہے۔ رموز اوقاف کی شناخت چارٹ کی مدد سے کروائی جائے۔ ناظرہ کی سورتوں کا وقتاً فوقتاً اعادہ بہت ضروری ہے۔

بازار میں تلاوتِ قرآن کے اچھے کیسٹ مع ترجمہ دستیاب ہیں۔ تبدیلی اور نئے پن کے لیے ان کی مدد سے آیات مع ترجمہ سنوائیے۔

حفظِ قرآن

سورۃ الفاتحہ حصّوں میں بانٹ کر یاد کروائیے۔ اس کے کم از کم ۳ یا ۴ حصّے ذہن میں رکھیے: مثلاً

۱۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾

۲۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾

۳۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ﴿۶﴾ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

اس حساب سے ترجمے کو بھی بانٹیے اور پہلے حصّے کا ناظرہ اس کے ترجمے کے ساتھ، پھر اسی طرح بقیہ ٹکڑوں کا بھی عربی حصّہ اور پھر ان کا ترجمہ یاد کروائیے۔ سورۃ الفاتحہ اور ترجمے کو ٹکڑوں میں یاد کروا کر پھر پوری سورت اور پورا ترجمہ سنیے۔ دھیان رکھیے کہ الفاظ کی ادائیگی تجوید کے سکھائے ہوئے اصولوں کے مطابق ہو۔

ترجمہ سکھا کر اس کی تشریح بھی کیجیے۔ مثلاً:

۱۔ انصاف کے دن کا مالک۔

۲۔ سیدھا راستہ۔ یہ کونسا راستہ ہے، کس طرح اور کس نے بتایا، سمجھائیے۔ فضل و کرم کا راستہ۔ اس کے معنی بتائیے۔ مطلب مہربانی، معافی۔ نعمتوں کا راستہ جو نیک لوگوں کا راستہ ہے۔ ''جن پر غصّے ہوتا رہا'' وہ کون لوگ ہیں، ان کے اعمال کیسے رہے۔

یہ بھی بتا دیجیے کہ قرآن کی بہترین اور مکمل دعا ''سورۃ الفاتحہ'' ہے۔ یہ سورت شفا بھی ہے، مریضوں کو پڑھنا چاہیے یا اُن پر دم کرنا چاہیے۔ اس سورت کے بہت سے نام ہیں۔

سورۃ الاخلاص

اس سورت کو تین حصوں میں یاد کروائیے۔

۱۔ قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾

۲۔ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾

۳۔ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٪﴿۴﴾

سورت مختصر اور آسان ہے، بچّے جلد یاد کرلیں گے۔ ترجمہ یاد کروائیے۔ تشریح ضروری ہے۔ اللہ ایک ہے،

اسے کسی سامان یا رشتے کی ضرورت نہیں۔ نہ اس کی کوئی ماں ہے ، نہ باپ اور نہ اولاد۔ ضرورتیں اور رشتے بندوں کی ضرورت ہیں ، اللہ کی نہیں۔ یہ بھی بتائیے کہ سورۃ الاخلاص کو روزانہ تین دفعہ پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔

سورۃ النصر

کم سے کم تین یا چار حصوں میں تقسیم کرواکر یاد کروائیے۔ اس کے بعد پوری سورت سنیے۔ پھر ٹکڑوں میں ترجمہ یاد کروائیے۔ مثلاً

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح حاصل ہوگئی۔

اسی حساب سے باقی آیات اور ان کا ترجمہ یاد کروائیے۔

چوتھا کلمہ توحید

چوتھا کلمہ طویل اور الفاظ مشکل ہیں۔ اسے کم از کم پانچ حصّوں میں بانٹ کر یاد کروائیے۔

۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ

۲۔ يُحۡیٖ وَيُمِيۡتُ

۳۔ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا ط

۴۔ ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ ط بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ ط

۵۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ ؕ

چوتھے کلمے کے حصّوں کی مناسبت سے ترجمہ بھی یاد کروائیے۔ پھر رفتہ رفتہ پورا کلمہ اور پورا ترجمہ سنیے۔ کتاب کا صفحہ ۷ آسان اور مختصر کلمات پر مشتمل ہے، ترجمے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا یاد کروائیے۔

درود پاک کی فضیلت بتائیے۔ نبی کریم ﷺ پر انسان ہی نہیں اللہ اور فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

مختصر کلمات

ان کا درست پڑھنا اور درست استعمال جماعت میں رائج کیجیے۔ ان شاء اللہ ، ماشاء اللہ ، جزاک اللہ وغیرہ کا مسلسل استعمال بچوں کو اس کے استعمال کا عادی بنائے گا۔ بعض بچّے گھر پر مولوی صاحب سے قرأت بھی سیکھ رہے ہوں

گے ، اگر ایسا کوئی طالب علم موجود ہے تو اس سے اکثر تلاوت کروا لیا کیجیے۔ بچّوں کو بتائیے کہ تعوذ کیا ہے ، تسمیہ کسے کہتے ہیں۔ تکبیر اور کلمہ تو انھوں نے پہلے بھی یاد کیا تھا۔

ایمان کے لیے کلمہ پڑھنا ، اللہ کو خوش کرنے کے لیے اس کے محبوب پر درود بھیجنا ، اللہ اکبر کہہ کر اللہ کی بڑائی بیان کرنا ، یہ سب کلمات اللہ کے پسندیدہ ہیں۔

چند الفاظ کے معنی یاد کروا دیجیے۔ یہ الفاظ بار بار استعمال میں آتے رہیں گے تو بہتر یہی ہے کہ بچّوں کو معنی یاد کروا کر ان کے لیے آسانی پیدا کر دیں۔

الفاظ	معنی
اَعُوْذُ	پناہ مانگتا ہوں
الرَّحِيْمِ	نہایت رحم کرنے والا
اَكْبَرُ	بڑا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ	اے اللہ رحمت نازل فرما
كَمَا صَلَّيْتَ	جس طرح کہ تو نے رحمتیں نازل فرمائیں
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ	بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ	اے اللہ برکت نازل فرما
سُبْحَانَ اللّٰهِ	اللہ پاک ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں
مَا شَآءَ اللّٰهُ	جو (کچھ) اللہ نے چاہا
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ نے چاہا

ایمان کی بنیادی باتیں

مقصد

ایمان کے سب سے اہم رکن ’’اللہ کی وحدانیت‘‘ کا بچّوں میں بھرپور یقین پیدا کرنا۔ اللہ کی عظمت ، برتری اور طاقت کے مقابلے میں کوئی اور نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کو راسخ کرنا کہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔

۱۔ سبق کا ماحول بنانے اور دلچسپی قائم رکھنے کے لیے چارٹ بنوائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً آسمانی کتابیں ، ان کے نام اور کس نبی پر کون سی کتاب نازل ہوئی۔

۲۔ خانۂ کعبہ اور مسجدِ نبوی کی تصاویر کا چارٹ۔

۳۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ معنی کے ساتھ بڑا بڑا لکھ کر جماعت میں آویزاں کیجیے۔

موادِ سبق

سبق شروع کرنے سے پہلے آسان زبان اور شائستگی کے ساتھ بچّوں کو یہ بتائیں کہ ایک مسلمان صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہوتا ، اس کے لیے کچھ اور چیزوں پر یقین رکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ دین کی تکمیل کرنے والی چیزیں ہیں ، بورڈ پر لکھیے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (یعنی اللہ ایک ہے)۔

۲۔ اللہ نے جو آسمانی کتابیں نازل فرمائیں ، ان پر یقین رکھنا کہ وہ اللہ کا کلام ہیں جو اللہ نے انسانوں تک بھیجا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان۔

پہلے ان تین نکات کی تشریح کرکے انھیں یاد کروایئے۔

جلدی آگے نہ بڑھیے ورنہ بچّوں کے ذہنوں پر بوجھ بڑھ جائے گا۔

یاد کروانے کے بعد ان جملوں کو بورڈ پر لکھیے اور دیکھیے کہ کتنے بچّے اب پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح اعادہ ہوجائے گا۔ لفظ ’’وحدانیت‘‘ کے متعلق مزید تشریح کرکے سوال کیجیے۔

واحد کے معنی سمجھایئے کہ ایک۔ بچّے اُردو جماعت واحد، جمع پڑھتے ہیں اس لیے اس لفظ سے آشنا ہوں گے، اس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھیے۔ اللہ واحد ہے، ایک ہے اور اسی کو وحدانیت کہتے ہیں۔

۱۔ وحدانیت کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ اللہ کی بھیجی ہوئی آسمانی کتابوں کے نام بتایئے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے چند رسولوں کے نام یاد ہوں تو بتایئے۔

نوٹ: تھوڑے تھوڑے دنوں کے وقفے سے حفظ کا اعادہ ضرور کرواتے رہیے، پھر باقی نکات کی طرف آیئے۔

- فرشتوں پر ایمان۔ یہاں سمجھایئے، فرشتے کون ہیں؟ کب سے ہیں؟ ان کا کیا کام ہے؟ یہ کس چیز سے بنائے گئے ہیں؟ ان پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ ایک فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہی ذریعے اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی بھیجی اور قرآن پاک اُتارا۔
- قیامت کے دن پر ایمان۔ قیامت کا دن کوئی کہانی نہیں ہے۔ مسلمان کو یہ یقین رکھنا ہے کہ قیامت آئے گی، سب کا حساب ہوگا، اللہ کے سامنے حاضری ہوگی، یہ دن ضرور آئے گا۔
- تقدیر اللہ نے بنائی ہے۔ ہمارے ساتھ معاملہ اچّھا بھی ہوسکتا ہے اور بُرا بھی۔ البتّہ تقدیر کی سختیوں کو دعا بدل سکتی ہے اس لیے دعا کرنا بہت ضروری ہے۔
- موت اٹل ہے۔ ہر ایک جو پیدا ہوا ہے اسے ضرور موت آئے گی، مرکر بات ختم نہیں ہوتی بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قیامت کے دن کا معاملہ طے ہوگا۔

نوٹ: ایک بات ضرور ذہن نشین کروایئے کہ اللہ ایک ہے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور اللہ کی اطاعت کے ساتھ نبی کی اطاعت بھی لازمی ہے۔

اب تک دیے گئے تمام نکات کو ''ارکانِ دین'' کہا جاتا ہے۔ ارکان، رکن کی جمع ہے اور رکن کے معنی ''ستون'' کے ہیں۔ ستون عمارت کی جان ہوتے ہیں اگر ستون کمزور ہوں اور گر جائیں تو عمارت بھی گر جاتی ہے۔

جو نکات پڑھائے گئے، ان میں سے ایک رکن بھی کمزور ہوگا تو دین کی عمارت گر جائے گی اور اللہ پر عقیدہ اور ایمان کمزور ہو جائے گا۔

کتاب کے صفحہ ۹ پر ایک درخت بنا ہوا ہے۔ تصویر کی طرف متوجہ کرواکر پوچھیے، درخت کے پتّے کیسے ہیں؟ درخت کا تنا کیسا ہے؟ اور جڑ کیسی ہے؟ جواب یہ لینا ہے کہ درخت کی جڑ اکھڑی ہوئی ہے۔ بچّوں سے پوچھیے،

اگر کسی درخت کی جڑ زمین سے اکھڑ جائے تو کیا وہ درخت یا پودا زندہ رہ سکتا ہے؟ بڑھ سکتا ہے؟ یا کسی عمارت کے ستون، جو اس کا وزن اُٹھائے ہوئے ہیں، گر جائیں تو کیا عمارت اپنی جگہ قائم رہے گی؟ امید ہے کہ بچّے نفی میں جواب دیں گے۔ پھر آپ اسے مذہب کے ارکان سے مربوط کیجیے اور بتائیے کہ جو ارکان یاد کرائے گئے ہیں وہ دین کا ستون ہیں اور ان میں سے کسی ایک پر بھی بھرپور یقین نہ رکھا تو دین باقی نہ رہے گا۔

بچّوں سے سوال کر کے دیکھیے۔ ان مثالوں سے انھیں کیا سمجھ میں آیا، مثلاً:

۱۔ کیا درخت کی جڑ اُکھاڑ دی جائے تو درخت زندہ رہے گا؟

۲۔ کیا مکان کے ستون گر جائیں تو عمارت باقی رہے گی؟

۳۔ کیا اسلام کے ارکان پر پورا یقین نہ ہو تو ہمارا ایمان اور یقین باقی رہے گا؟ یا پھر یہ پوچھیے کہ دین باقی رہے گا؟

۴۔ دین کی مضبوطی کے لیے کیا ضروری ہے؟

نفسِ مضمون

صفحہ ۹ پر دیا گیا سارا مواد ایک دفعہ با آوازِ بلند پڑھیے۔

اعادہ

- بچّوں سے ''وحدانیت'' کا مطلب پوچھیے۔
- تقدیر کیا ہے؟ اس کا لکھا کیسے بدلا جاسکتا ہے؟
- مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کا کیا مطلب ہے؟

نوٹ: اس سارے عمل کے دوران بچّے کی اعانت کرتے رہیں۔ انھیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی چیز مشکل ہے اور انھیں سمجھ نہیں آ رہی۔

مقصد

یہ ارکان جو دین کی بنیاد ہیں ان کے متعلق بچّوں کا علم اور یقین ایک بار پختہ ہوگیا تو عمر بھر کے لیے وہ مضبوط دین کے حامل بن جائیں گے۔ کتاب کے صفحہ ۱۰ پر دی گئی معلومات کی مثال دی جائیں۔

مواد

صفحے کے آخری پیراگراف کی طرف آئیے۔ یہ پیراگراف پورے سبق کا نچوڑ ہے۔ وحدانیت اور کلمۂ طیّبہ کا اعادہ کروائیے اور یہ بتائیے کہ کلمۂ طیّبہ میں ان سب چیزوں کی شمولیت ہے۔ اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ کلمے کی ان سب چیزوں کو سبق سے relate کیجیے۔

صفحہ ۱۰ پر دی گئی ہدایات کو عمل میں لائیے۔ یہ ایک اچھّی سرگرمی ہے اور بچّوں کو ستون دیکھ کر اس کے معنی اور اہمیت سمجھ میں آ جائے گی۔

مشق

۱۔ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

(i) اسلام کا دل کیا ہے؟ اس سوال کا جواب لینے سے پہلے یہ بتائیے کہ انسان کے جسم میں ''دل'' کی اہمیت کیا ہے، دل کام نہ کرے تو زندگی ختم۔ تو اسلام کا ''دل'' کون سا رکن ہے کہ وہ ختم تو دین ختم۔ بہت خوبصورتی سے اس مثال کا فائدہ اُٹھا کر ''وحدانیت'' کی اہمیت کو سمجھائیے۔

(ii) ایمان کسے کہتے ہیں؟ کسی چیز پر دل سے یقین رکھنا ایمان کہلاتا ہے۔ پہلے اس سوال کے جواب کی تشریح کیجیے۔ زبانی سرگرمی کے بعد جواب کی drill کروائیے۔ کوئی مشکل لفظ ہو تو بورڈ پر لکھیے۔ پھر بچّے خود اس جواب کو لکھیں۔

(iii) کیا ایمان نظر آتا ہے؟ یہ سوال ذرا مشکل ہے، اسے آسان بنائیے۔ ایمان ہمیں میز، کرسی اور دیگر چیزوں کی طرح نظر نہیں آتا لیکن کسی انسان کے اندر ایمان ہے یا نہیں، یہ اس کی حرکتوں اور اعمال میں دکھائی دیتا ہے۔ ایمان اللہ پر یقین ہے۔ جو اللہ پر یقین کرتے ہیں، ان کے اعمال دیگر لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔

۲۔ ذخیرۂ الفاظ میں دیے گئے ہر لفظ کو بورڈ پر بڑا بڑا لکھ کر drill کروائیے۔ ان الفاظ کے معنی بھی بتائیے۔ اب مشق بچّوں کو خود کرنے دیجیے۔ کتاب کے صفحہ ۱۱ پر ''یاد رکھیے'' کے عنوان سے دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔

۳۔ کتاب کے صفحہ ۱۲ پر دی گئی ڈرائنگ کی سرگرمی کی مدد سے ارکانِ دین کا اعادہ ایک نت نئے انداز سے کروائیے۔ امید ہے بچّے اس سرگرمی میں دلچسپی لیں گے۔

درخت میں رنگ بھی بھروائیے۔

کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ''ہدایات برائے اساتذہ'' پڑھ کر اس پر عمل کیجیے۔

خاص مقصد

۱۔ تمام کوششوں کا اصل مقصد دو باتوں پر یقین پیدا کرنا۔

(i) اللہ ایک ہے

(ii) محمد ﷺ اس کے رسول ہیں

۲۔ ارکانِ ایمان کو ذہن نشین کروا کر ان پر پختہ ایمان پیدا کرنا۔

قیامت

ارکان ایمان میں ہم نے بچّوں کو ''آخرت'' کے بارے میں پڑھایا کہ آخرت کیا ہے اور اس پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ اب سبق کی صورت میں اس کی مزید تفصیل دی جا رہی ہے۔

خاص مقصد

۱۔ بچّوں میں یہ عقیدہ راسخ کرنا کہ ہم دنیا میں ایک خاص مدت کے لیے آتے ہیں، یہاں ہمیں اس عرصے میں ایسے کام کرنے ہیں جن سے اللہ راضی ہو۔ جو کام یہاں کریں گے اس کا اجر آخرت میں پائیں گے۔ اس لیے یہاں وقت ضائع کرنے یا غلط کام کرنے کی گنجائش نہیں۔ جسے قیامت پر یقین اور روزِ حساب کا ڈر ہوگا وہ نہ چوری کرے گا، نہ گالی دے گا، نہ جھگڑا کرے گا، بس اللہ کی رضا کے لیے نیک کام کرے گا۔

۲۔ یہ بتانا کہ جو چیز بنتی ہے یا پیدا ہوتی ہے وہ فنا بھی ہوگی۔

سبق کا مواد پڑھانے سے پہلے

احتیاط: قیامت کے دن سے بچّوں کو بہت زیادہ نہ ڈرائیے، بعض بچّے دل کے کمزور ہوتے ہیں، اُن پر یہ خوف بہت زیادہ اثر کرکے انھیں نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے۔ ان کے کمزور دل اور ننّھی عمر کا خیال رکھتے ہوئے بہت زیادہ تفصیل بیان نہ کیجیے۔ اصل مقصد بچّوں کو یہ بتانا ہے کہ ''آخرت کا دن'' یا ''یومِ حساب'' ضرور آئے گا۔

ثابت کیا کرنا ہے: ثابت یہ کرنا ہے کہ صرف اللہ ہی وہ ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، باقی ہر چیز ختم ہونے والی ہے۔ سبق کے مواد پر غور کیجیے۔

چند مشکل الفاظ پہلے بورڈ پر لکھ کر سمجھائیے۔

۱۔ لازمی جز

۲۔ فنا ہو جانا

۳۔ حشر کا دن

۴۔ اعمال، عمل کی جمع

اس کے بعد سبق کا پیراگراف، جو صفحہ ۱۳ پر ہے، باآوازِ بلند پڑھیے۔ بتائیے کہ روزِ حساب کا مقصد ہے اچھوں اور بُروں کو الگ کرنا۔ اچھّے لوگ جنّت میں اور بُرے لوگ دوزخ میں بھیجے جائیں گے۔ روزِ محشر مُردوں کو زندہ کیا جائے گا۔

مقصد: قیامت کے ڈر کے ذریعے لوگوں کو بُرائی سے روکنا۔

صفحہ ۱۳ پر دیے گئے پیراگراف کو پڑھ کر سوال کیجیے:

۱۔ کن چیزوں کو فنا ہونا ہے؟

۲۔ کون سی ذات ہے جسے فنا نہیں ہونا ہے؟

۳۔ دین پر ایمان کا اہم جز کیا ہے؟

۴۔ قیامت کے دن کیا ہوگا؟

۵۔ کیا یہ درست ہے کہ قیامت کے دن سب مُردے زندہ کیے جائیں گے؟

۶۔ قیامت کے دن کو یوم حساب کیوں کہا جاتا ہے؟

۷۔ حساب کے بعد کون سے دو گروپ بن جائیں گے؟

۸۔ بُرے لوگوں کا گروپ کہاں بھیجا جائے گا؟

۹۔ اچھّے لوگوں کا گروپ کہاں بھیجا جائے گا؟

۱۰۔ قیامت کے ڈر سے ہمیں کیا فائدہ ہے؟

صفحہ ۱۳ پر دی گئی تصویر میں رنگ بھروائیے۔ بچّوں کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیجیے، جہاں جو رنگ کرنا چاہیں، کریں۔

صفحہ ۱۴ پر دیے گئے نکات کی شکل میں قیامت کے دن کی اہم باتیں دی گئی ہیں جو کُل سات ہیں۔ ان میں سے تین یا چار جملے ایک وقت میں یاد کروائیے۔ بہتر ہے کہ تین تک محدود رہیں۔ یاد کروانے سے پہلے جملوں کے مشکل الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر پڑھوائیے۔ معنی سامنے لکھیے اور یاد کروائیے۔

الفاظ	معنی
طویل	لمبا
خوفناک	ڈرانے والا
شدید	بہت تیز ، بہت شدت
دھنکی ہوئی روئی	ایسی روئی جس کا ریشہ ریشہ الگ ہو (تھوڑی سی روئی ہاتھ میں لے کر اسے چٹکی سے الگ الگ کریں ، باریک باریک اور بتایئے یہ دھنکی ہوئی روئی ہوتی ہے۔)
صلہ	بدلہ ، اچّھے کام کا اچّھا۔ بُرے کام کا بُرا

جملوں کی تشریح کرانے کے بعد انھیں یاد کروایئے۔

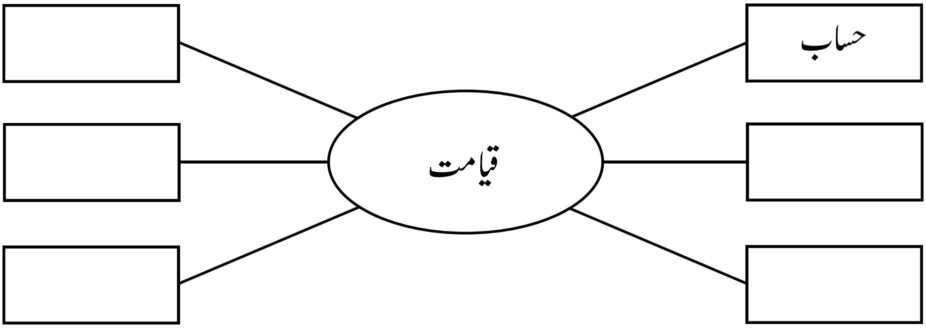

بچّوں سے زبانی پوچھیے۔ بورڈ پر الفاظ لکھیے۔فلوچارٹ بچّے خود پُر کریں۔

صفحہ ۱۵ پر دی گئی مشق کا ایک ایک سوال زبانی حل کرواکر ،مشکل الفاظ اگر ہوں تو بورڈ پر لکھ کر چھوڑ دیجیے۔ بچّے سوالوں کے جواب خود لکھیں۔

> نوٹ : اساتذہ کبھی بھی بورڈ پر سوالات کے جوابات لکھ کر بچّوں کو نقل کرنے کے لیے نہ کہیں۔ اس طرح کے عمل سے بچّوں کی تخلیقی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

صفحہ ۱۵ پر سوال نمبر ۲ میں دیے گئے جملے پڑھ کر سنایئے۔ سامنے دیے ہوئے جملوں میں سے درست جملے پڑھیے۔ جیسے اس دنیا کو ایک دن ...... ختم ہوجانا ہے۔ اس طرح پورے پانچ جملے پڑھ کر چھوڑ دیجیے۔ اب طالب علم خود اس مشق کو کریں۔

اعادہ

سبق مکمل کرنے کے بعد تمام سوالات و جوابات ایک بار پھر کرلیں۔ اہم نکات کو بھی دہروالیں ، اطمینان کرلیں کہ جو سکھایا گیا ہے وہ بچّوں نے سیکھ لیا۔

قرآن مجید

سبق کا مقصد

قرآنِ پاک کا تعارف ، اہمیت اور ضرورت کھل کر بتانا۔ اسے پڑھنے کے آداب اور طریقوں سے آگاہ کرنا۔

چارٹ

قرآنِ پاک اور دیگر چار آسمانی کتابوں کے نام اس تفصیل کے ساتھ کہ کس نبی پر کون سی کتاب اُتاری گئی۔

سوالات

سوالات کرکے پچھلے پڑھے ہوئے مواد کو تازہ کردیں۔ یہ باتیں پہلے پڑھائی جا چکی ہیں۔قرآن کا تعارف دس نکات کے ذریعے کروایا گیا ہے۔ ان میں سے ہر نکتہ تشریح طلب ہے۔مثلاً

پہلا جملہ : ’’قرآن مجید قیامت تک رہنے والی کتاب ہے۔‘‘

۱۔ سمجھایئے کہ عظیم کلام کبھی مٹایا نہ جا سکے گا۔ یہ اللہ کی باتیں ہیں ، اللہ کی کتاب ہے ، اللہ نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے ، اس لیے دنیا میں کوئی اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۔ قرآن مجید کیا ہے؟ اس میں اللہ نے نبی ﷺ اور ان کی اُمت سے باتیں کی ہیں اور انھیں علم دیا ہے۔

۳۔ قرآن مجید کا کمال : اس کتاب میں زندگی کی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات کے متعلق ہدایت ہے کہ کس کام کو کس طرح کیا جائے۔ ایک دن میں صرف تین نکات مع تشریح یاد کروایئے۔ اس پر سوالات خود بنایئے۔مثلاً

(i) قرآن مجید کب تک قائم رہے گا؟

(ii) اس کا محافظ کون ہے؟

جملے پورے کروائیے۔ مثلاً

(i) قرآن مجید .... تک رہنے والی کتاب ہے۔

(ii) اس کی .... کا ذمہ دار خود اللہ ہے۔

اسی طرح مزید مشق کروائیے۔

نکتہ نمبر ۴، ۵ اور ۶ ایک روز میں سمجھایئے، پڑھائیے اور یاد کروائیے۔

۴۔ ایک مسلمان دنیا میں کچھ اصولوں کی پابندی کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ بچّوں کو بتائیے جس طرح اسکول میں آپ کے لیے آپ کے پاس ٹائم ٹیبل ہے، سیلیبس ہے، اسی طرح انسان کو اللہ نے دنیا میں ایک کورس یا سیلیبس کے ساتھ بھیجا ہے۔ اسے دنیا میں اس کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ سیلیبس قرآنِ پاک میں ہے۔ زندگی میں بھی امتحان ہوتے رہیں گے اور جب زندگی ختم ہوگی تو بھی امتحان ہوگا۔ جنھوں نے سیلیبس کے مطابق تیاری کی ہے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوں گے اور جنّت میں بھیج دیے جائیں گے۔

۵۔ صرف زندگی کا سیلیبس ہی نہیں، قرآن میں آخرت بہتر بنانے کے بھی اصول ہیں۔

مقصد

بچّوں کو یہ بتانا کہ جس نے اس کتاب کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا، دنیا اور آخرت اسی کی ہے۔

۶۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ چلتا پھرتا قرآن تھے۔ قرآن کی ہر بات اُن کے عمل میں موجود تھی۔ آپ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی کی شکل میں قرآن لاتے رہے۔ یہ قرآن ایک مکمل کتاب کی شکل میں نہیں تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور باقی کام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کیا اور کتاب کی شکل دے دی گئی۔ قرآن کی کتابی شکل کے ابتدائی نسخے تاشقند اور استنبول کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔

نوٹ: سبق یہاں پر روک کر پورے سبق کی بلند خوانی کر جائیے۔ پھر چھوٹے چھوٹے سوالات کیجیے۔

۱۔ بہتر زندگی گزارنے کے اصول مسلمانوں کی کس کتاب میں ہیں؟

۲۔ قرآن میں صرف اس دنیا کی زندگی کے اصول ہیں؟

۳۔ قرآنِ پاک کو ایک کتاب کی شکل کب دی گئی؟

۴۔ کون سے دو صحابی ہیں جنھوں نے قرآنِ پاک کو ایک کتاب کی شکل دینے کے لیے خدمات انجام دیں؟

۵۔ قرآنی کتاب کے یہ نسخے کہاں کہاں بھیجے گئے؟

عام سوالات

سبق کی یکسانیت کو دور کرنے کے لیے بچّوں سے عام سوالات کر لیجیے۔

۱۔ کیا آپ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

۲۔ آپ کے گھر میں کون کون قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے؟

۳۔ کیا آپ ٹی وی پر تلاوت سنتے ہیں؟

۴۔ آپ کی نظر میں قرآنِ پاک میں کیا کیا ہے اور یہ کیوں ہمارے لیے ضروری ہے؟

نوٹ: اسے ایک دلچسپ گفتگو کا رنگ دیجیے۔ مثلاً قرآن پاک میں کتنے سپارے ہیں؟ پہلی اور آخری سورت کون سی ہے؟ وغیرہ۔

کتاب کے صفحہ ۱۷ پر قرآن سے متعلق ۳ نکات باقی ہیں، ۷، ۸ اور ۹۔

ان میں سے ہر ایک کی تشریح، زبانی یاد کرنا اور زبانی سوالات ضروری ہیں۔

۷۔ قرآنِ پاک کی ابتدائی حالت

کھجور کے درخت کی چھال پر لکھائی۔ (چھال کیا ہوتی ہے بتائیے)

اونٹ کی ہڈیوں پر اور چمڑے پر لکھائی۔ وجہ، کاغذ کا آسانی سے نہ ملنا۔

اونٹ ہی کی ہڈیاں کیوں؟ اس کی وجہ بتائیے کہ صحرائے عرب میں اونٹ بکثرت ہوتا ہے۔ اونٹ کا گوشت کھاتے بھی ہیں، اس لیے اونٹ کی ہڈیاں نسبتاً زیادہ مل جاتی ہیں۔ ان کی ہڈیاں بڑی بھی ہوتی ہیں، ایک وقت میں زیادہ لکھا جاسکتا ہے۔

۸۔ دوسری زبانوں میں ترجمے کا کام نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں شروع ہوگیا تھا۔

۹۔ قرآنِ پاک صرف پڑھنے کی ہی کتاب نہیں بلکہ:

(i) عمل کی کتاب

(ii) پڑھ کر دوسروں تک اس کی تعلیم پھیلانے کی کتاب

(iii) سمجھنے کی کتاب ہے۔

قابلِ توجہ

قرآنِ پاک کی بنیادی باتوں کو خوب ذہن نشین کروائیے کہ یہ کس نوعیت کی کتاب ہے ، اس کی تلاوت اور تعلیم کے ہم پر کیا حقوق ہیں ، ہماری ذمہ داری کیا ہے ، بچّے اس سے اپنی اس عمر میں کس طرح استفادہ کریں۔

سوالات کر کے دیکھیے

۱۔ ابتدا میں قرآنِ پاک کس کس چیز پر لکھا گیا ؟

۲۔ ایسا کیوں کیا گیا ؟

۳۔ حضور پاک ﷺ نے اپنی زندگی میں ترجمۂ قرآن کس لیے کروایا؟

۴۔ قرآنِ پاک کس کس طرح ہماری ذمہ داری ہے؟

۵۔ اس کتاب سے ہمیں کس کس طرح فائدہ اُٹھانا چاہیے؟

سورۃ القمر کی آیت ۲۲ کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

کتاب میں صفحہ ۱۷ پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔ یہ مفید معلومات ہیں۔

تلاوت کے آداب

قرآنِ پاک ایک عظیم کتاب ہے ، یہ اللہ کا کلام ہے ، اس کی عظمت اور بڑائی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے ، اسے کیسے رکھیں ، کہاں رکھیں ، چھوئیں تو پاک ہوں ، اسے پڑھیں تو ادب و احترام کے ساتھ۔

- جسم کی پاکی
- لباس کی پاکی
- وضو کرنا
- جگہ صاف ہونا
- بہتر ہے کہ منہ قبلے کی طرف ہو
- اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل میں تلاوت کرنے کا طریقہ خود بتا دیا ’’قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔‘‘
- قرآن درمیانی آواز میں پڑھنا چاہیے۔ اگر زور سے پڑھا اور دوسروں نے سننے کے آداب کو ذہن میں نہیں رکھا تو بے ادبی اور گناہ کا سبب ہوگا۔

نوٹ : تلاوت سے متعلق ان تمام باتوں کو بخوبی زبانی یاد کروا دیجیے۔ یہ ذہن نشین کروایئے کہ اسلام میں صفائی اور پاکی کی کیا اہمیت ہے اور جب اللہ کے کلام یا نماز کا معاملہ ہو تو صفائی اور پاکی کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کتاب کے صفحہ ۱۷ پر دی گئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' پر توجہ دیجیے۔

کتاب کے صفحہ ۱۸ پر دیا گیا کوئز مقابلہ

یہ ایک دلچسپ اور مؤثر سرگرمی ثابت ہوسکتی ہے۔ دیے گئے سوالات کے علاوہ آپ اپنی طرف سے بھی سبق پر مشتمل سوالات بنا کر اس میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ کتاب میں دیے گئے سوالات کے جوابات بھی دے دیے گئے ہیں۔ جن سوالات کا آپ خود اضافہ کریں ان کے جوابات طے شدہ ہوں ، ان میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ ایک سوال کا ایک ہی جواب ممکن ہونا چاہیے۔

کوئز کے یہ سوالات پرچیوں پر لکھ کر ٹوکری میں ڈالیں اور بچّوں سے ایک وقت میں ایک پرچی اُٹھوا کر اسے ایک تعلیمی کھیل کے طور پر کروایئے۔ اُمید ہے بچّے بہت سی قیمتی معلومات کھیل کھیل میں حاصل کرلیں گے۔

مشق

۱۔ مشق میں دیے گئے تین سوالات کے جوابات زبانی کروایئے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے ۔ اس طرح بچّوں کو جواب لکھنے میں آسانی ہوجائے گی۔ جواب لکھوا کر ایک دفعہ پڑھوایئے۔

۲۔ حصّہ 'الف' کو حصّہ 'ب' کے درست حصّے سے جوڑنا ہے۔ اس مشق کو بھی زبانی کروا لیجیے اور درست جوابات کو یاد بھی کروایئے۔

نوٹ: سوال نمبر ۲ قرآنِ پاک کے بارے میں بہترین معلومات ہے۔ سبق سے ہٹ کر ایک دلچسپ سرگرمی بھی ہے۔

نماز اور طریقۂ نماز

نوٹ: نماز دین کا اہم ترین رُکن ہے ، نماز جنّت کی کُنجی ہے ، نماز مومن کی معراج ہے ، ان باتوں کی تشریح کیجیے تاکہ مذہب میں نماز کی اہمیت واضح ہوسکے۔

خصوصی مقصد

اس سبق کا مقصد ہے کہ ننھّے ذہنوں میں اس عظیم رکن ایمانی کی اہمیت ، طاقت اور تقاضوں کو راسخ کر دیا جائے۔ دن میں پانچ دفعہ نمازوں کو وقت پر اور درست طریقے پر ادا کرنا ،سکھانا اور نماز کی تلقین کی تعلیم دینا ہی اہم ترین مقصد ہے۔

نماز کیوں اور کیسے ؟

نماز صرف چند سورتوں اور دعاؤں کا پڑھ لینا ہی نہیں بلکہ نماز کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم اللہ سے گفتگو کر رہے ہیں ، اس کے دربار میں کھڑے ہیں ، یہ اللہ اور بندے کا عظیم رشتہ ہے اور ان سب باتوں کو جانتے ہوئے اس کی ادائیگی کا درست طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

اللہ کے دربار میں جاتے وقت ہمیں اللہ کی بزرگی اور بڑائی کا خیال رکھنا ضروری ہے ، یہ ذہن نشین ہونا چاہیے کہ نماز مذاق نہیں بلکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور عبادت ہے۔ اس کے آداب ہیں جن پر قائم رہنا ضروری ہے۔ صفحہ ۱۹ پر دیے گئے پہلے پیراگراف کو با آوازِ بلند پڑھ کر اپنی دی ہوئی تمام معلومات کا اعادہ کرلیجیے۔

سوالات پوچھیے

۱۔ مسلمان پر دن میں کتنی دفعہ نماز فرض ہے؟

۲۔ نماز اللہ کی طرف سے بہترین تحفہ کیوں ہے؟

۳۔ اللہ نے کس کے ذریعے ہم تک نماز کا حکم بھیجا؟

۵۔ نماز کی ادائیگی کے لیے کیا ضروری ہے؟

نماز کا طریقہ

نماز کیا ہے ، اس کی تعداد کتنی ہے ، بچّوں نے سیکھ لیا۔ اب طریقۂ نماز کا مرحلہ ہے جسے سکھانا ضروری ہے۔ درست نماز کی ادائیگی سکھانا ہم پر بہت بڑا فریضہ ہے۔

بچّوں کو یہ سکھائیے کہ نماز کی نیّت سے پہلے یقین کرلیں:

۱۔ جسم اور لباس پاک ہو۔

۲۔ جس جگہ نماز پڑھی جائے وہ پاک ہو۔

نوٹ: قبلہ کسے کہتے ہیں؟ قبلے کی سمت معلوم کرنے کے بعد اس طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے۔

وضو

- نماز سے پہلے وضو کرنا۔
- نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا جائے۔ اللہ کے اس حکم سے ہماری تربیت ہوتی ہے کہ ہم نماز وقت پر ادا کریں اور اس طرح وقت کی پابندی کرنے کی عادت زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی نظر آنے لگتی ہے۔ انسان اور قوموں کی ترقی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔

نیّت

بچّوں کو مختلف مثالیں دے کر لفظ 'نیّت' کے معنی سکھایئے جیسے روزہ رکھنے کی نیت، زکوٰۃ دینے کی نیت۔ 'نیّت' کا مطلب کسی خاص کام کا ارادہ کرنا ہے، نماز سے پہلے پاک صاف جگہ پر قبلے کی طرف منہ کر کے دل اور زبان سے نیّت کی جاتی ہے۔ ہر نماز کی نیّت میں نماز کا نام جیسے فجر، مغرب وغیرہ بدل دیا جاتا ہے۔ سنّت یا فرض یا نفل کے حساب سے نیّت کرتے ہیں۔ نیّت کرنا بچّوں کو زبانی سکھایئے، پھر اس نیت کو سنیے۔ مشق کے لیے دو نفل ظہر کے فرض کیجیے اور کسی بھی بچّے سے کہیے کہ اب اس کے مطابق نیت کر کے سنائیں۔ اسی طرح نماز کا نام، نفل، فرض، سنّت کو بدل بدل کر بچّوں سے نیّت کی مشق کروایئے۔

کتاب میں دی گئی 'نیّت' کے الفاظ زبانی یاد کروایئے۔ سب بچّوں سے انفرادی طور پر سنیے۔ جماعت میں جائے نماز بچھا کر کم از کم دو بچّوں سے نیّت، تکبیر، ثنا، گویا پوری نماز پڑھوایئے اور سمجھاتے جایئے۔

نیّت کے فوراً بعد 'تکبیر' کی مشق کروایئے۔ نیّت کے الفاظ کے بعد 'اللہ اکبر' کہہ کر عورتیں سینے پر ہاتھ باندھ لیتی ہیں اور مَرد ناف کے اُوپر۔ یہ مشق کئی دفعہ کروایئے تاکہ غلطی کی گنجائش نہ رہے۔

نیّت اور تکبیر کے بعد ثنا کی باری آتی ہے۔ ثنا بچّوں کو دو ٹکڑوں میں کر کے دو یا تین روز میں یاد کروایئے۔ پہلے حصّے میں:

۱۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

۲۔ دوسرے حصّے میں وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

جب یہ دعا اچھی طرح یاد ہو جائے تو ترجمے کو بھی اس طرح دو حصّوں میں یاد کروایئے۔

پہلا حصّہ : اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں تیری ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے۔
دوسرا حصّہ : اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اعادہ

نماز کے طریقے میں اب تک جو کچھ یاد کروایا ہے نیّت سے ثنا تک، سب سنیے اور جائے نماز پر کھڑا کر کے عملاً بھی کروائیے۔

تعوذ

ثناء کے بعد تعوذ یعنی اعوذ باللہ کتاب میں صفحہ ۲۰ پر ہے، یاد کروائیے۔

تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا تسمیہ کہلاتا ہے۔

نوٹ: Steps کے نام، دعائیں اور طریقہ یاد کروائیے۔ امید ہے کہ یہ دعائیں بچّوں کو یاد ہوں گی۔ یہ اس کتاب سے پہلے کے حصّوں میں یاد کروائی گئی ہیں۔

قیام

بچّوں کو بتائیے کہ 'قیام' کا مطلب ٹھہرنا یا رکنا ہے۔ نیّت اور تکبیر کے بعد قیام کیا جاتا ہے۔ قیام میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ الفاتحہ اور دوسری آیات پڑھی جاتی ہیں۔

نوٹ : ذہن نشین کروا دیجیے کہ سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس کا پڑھنا ہر رکعت میں لازمی ہے۔ سورۃ الفاتحہ کے بعد جو آیت پڑھنا چاہیں، پڑھ سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے بچّوں کو چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کروائیے۔ جیسے (۱) سورۃ الکوثر (۲) سورۃ النصر (۳) سورۃ الفلق (۴) سورۃ الناس وغیرہ۔

رکوع

نماز میں دو طرح جھکا جاتا ہے۔ اس طرح جھکنا کہ زمین پر پیشانی رکھ دی جائے، سجدہ کرنا کہلاتا ہے اور آدھا جھکنا اس طرح کہ دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر ہوں، رکوع کہلاتا ہے۔ رکوع میں ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھتے ہیں۔

تسمیع

رکوع کرنے کے بعد سیدھے سجدے میں نہیں جاتے بلکہ سیدھا کھڑے ہو کر تسمیع پڑھتے ہیں جو کتاب میں ہے، اسے یاد کروائیے۔ پھر سجدے میں جاتے ہیں۔

سجدہ

سجدہ نماز کا حُسن ہے۔ سجدے میں انسان اللہ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔ سجدہ آرام سے ادا کیا جانا چاہیے۔ سجدے کی تسبیح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا لازمی ہے۔ وہ تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یہ ۳ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ سجدے دو ہوتے ہیں۔ سجدے سے اُٹھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا جاتا ہے۔

قعدہ

پہلا سجدہ کرنے کے بعد ذرا سی دیر بیٹھ کر دوسرا سجدہ ادا کرتے ہیں۔ یہ تھوڑی دیر کا بیٹھنا 'قعدہ' کہلاتا ہے۔ دوسری اور آخری رکعت کے سجدوں کے فوراً بعد 'قعدہ' کی حالت میں التحیات اور درودِ ابراہیمی پڑھا جاتا ہے۔

سلام

التحیات اور سلام کے بعد پہلے سیدھے ہاتھ کی طرف منہ پھیریئے اور کہیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر دوسری طرف گردن پھیر کے بھی یہی پڑھیے۔

دعا

دعا مانگنا بہت ضروری ہے۔ یہ ایک مانگنے والے کا اپنے مالک سے ایک رشتہ ہے۔ بندہ مانگتا ہے اور اللہ دیتا ہے۔

اگر بندہ مانگنا چھوڑ دے تو اس کا اللہ سے رشتہ کمزور پڑ جاتا ہے، اللہ ناخوش ہوتا ہے۔ دعا ہاتھ پھیلا کر گڑگڑا کر کرنی چاہیے۔ اللہ کو ایسا مانگنے والا اچھا لگتا ہے۔

کتاب کے صفحہ ۲۱ پر دی گئی ہدایات کو غور سے پڑھیے۔ تمام اساتذہ ان نکات پر غور کریں اور بچّوں کو نماز کی حقیقت، طریقۂ نماز کی اہمیت اور نماز کو جاری رکھنے کی ہدایات پر گفتگو کے ذریعے بچّوں میں یہ یقین پختہ کر دیں کہ نماز سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے نماز کے بارے میں بہت سی باتیں مسلمانوں سے پوچھیں اور نئی باتیں بتائیں۔ یہاں چار نکات ہیں، ایک کے بعد ایک پڑھائیے۔

- جس نے عشا کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی باجماعت پڑھی، گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

نوٹ: اس حدیث مبارکہ کو زبانی یاد کروائیے۔

- نماز کی اہمیت ذہن نشین کروانے کے لیے ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کو زبانی یاد کروایا جائے۔ زبانی یاد کروانے سے پہلے سمجھایا جائے۔ صبح چڑیاں بھی اللہ کی تعریف کرتی ہیں۔ انسان کو ان سے سبق سیکھنا چاہیے اور دن کا آغاز اللہ کی تعریف اور نماز سے کرنا چاہیے۔
- جب کوئی انسان سجدے میں جاتا ہے تو اللہ سے قریب ترین ہوتا ہے۔

نوٹ: جب بھی کوئی دعا کرنی ہو سجدے میں جا کر کیجیے کیونکہ اس حالت میں بندہ اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اللہ آپ کی دعا کو ضرور سنے گا، ان شاء اللہ۔

- اذان دے کر نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر رکا جاتا ہے کہ نمازی مسجد پہنچ جائیں۔ کچھ وقفے کے بعد نماز شروع ہوتی ہے۔ اذان سے نماز کے وقفے کے دوران بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

نوٹ: بچّوں کو یہ سارے نکات زبانی یاد کروانے کا مقصد ذہن میں نماز کا طریقہ اور اہمیت بٹھا دینا ہے۔ دعا کیوں ضروری ہے، ہر نماز کے بعد دعا ضرور کیوں مانگنی چاہیے، یہ بنیادی باتیں بچّوں کے کچّے ذہن میں بیٹھ جائیں تو بڑے ہونے کے بعد عقائد مضبوط اور ایمان پختہ ہوگا۔

پاکیزگی، صفائی اور نماز

نماز کے لیے ضروری ہے کہ انسان پاک و صاف ہو۔ وضو کرنا ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ لباس، نماز کی جگہ اور دل کی صفائی بھی ضروری ہے۔ دل کی صفائی کا مطلب سمجھائیے کہ شیطانی باتوں سے دماغ کو دُور رکھنا دل و دماغ کی صفائی ہے۔

آدابِ نماز

نماز کے لیے ضروری باتیں:

۱۔ جسم اور لباس کا پاک ہونا۔
۲۔ مسجد یا جس جگہ بھی نماز پڑھی جائے وہ پاک صاف ہو۔
۳۔ رُخ قبلے کی طرف ہو۔
۴۔ اگر تنہا نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت ہلکی آواز میں کیجیے۔
۵۔ نگاہیں نیچی رکھیں، اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے۔
۶۔ جب امام کے پیچھے با جماعت نماز ہو تو قیام کے دوران نمازیوں کو تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

اہم بات

اُوپر دی گئی باتوں کو زبانی یاد کروائیے اور انفرادی طور پر بچوں سے سنیے۔ سبق میں یہ باتیں پیراگراف کی شکل میں ہیں، آپ کاپی میں نمبر وار نکات کی صورت میں نقل کروائیے، جیسے اُوپر دیے گئے ہیں۔

مشق

دیے گئے سوالات میں سے ہر سوال کو زبانی کروائیے۔ جو مشکل لفظ آئے اس کو بورڈ پر لکھیے۔ جب ہر بچّہ پہلا سوال لکھ لے تو پھر سوال نمبر ۲ پر جائیے، اسی طرح سارے سوالات کروائیے۔

۱۔ نماز پڑھنے کا طریقہ زبانی بتائیے۔ زیادہ سے زیادہ بچّوں سے یہ سوال کیجیے۔ یہ اعادہ ہے جو ایک مختلف شکل میں کروایا جا رہا ہے۔ ہوسکے تو اس سوال کے پوچھنے سے پہلے بچّوں کو کتاب سے پڑھ کر سنائیے تاکہ ان کی یادداشت تازہ ہوجائے۔

۲۔ صحیح اور غلط پر نشان لگوائیے۔ اساتذہ جملے پڑھ کر سنائیں۔ اب جواب میں کوئی مدد نہ کی جائے کیونکہ سارا سبق بہت تشریح و تفصیل کے ساتھ پڑھایا گیا ہے۔

۳۔ بے ترتیب جملے دیے گئے ہیں۔ جماعت میں ان سارے جملوں کو پڑھیے۔ جو بات پہلے ہوئی ہے اس پر نمبر ا لکھوائیے، جیسے اس مشق میں نمبر (iii) پر نمبر (i) لکھوائیے۔ اسی طرح (ii)، (iv)، (v) کس ترتیب میں آئیں گے، نمبر لکھوائیے۔ پھر ایک ایک کر کے ہر جملہ نیچے دی گئی خالی لائن پر ترتیب کے حساب سے لکھوائیے۔

۴۔ جملے پورے کیجیے۔

جملوں کو پہلے اساتذہ اپنی مدد سے بچّوں سے پُر کروائیں پھر ہر بچّہ خود لکھے۔ اس دوران اگر مشکل لفظ آئیں تو انھیں بورڈ پر لکھ دیجیے۔

قبلہ کا تعارف اور اہمیت

سب سے پہلے دنیا کے نقشے پر سعودی عرب اور دیگر اسلامی ملکوں کو دکھائیے۔ اس کے بعد نقشے پر اس جگہ کو دکھائیے جہاں خانۂ کعبہ ہے۔

یہ سمجھائیے کہ ہم کسی بھی شہر میں یا جگہ پر ہوں ''خانۂ کعبہ'' جس طرف ہوگا اسی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں گے۔ اسی کو ''قبلہ'' کہتے ہیں۔

سفر اور قبلہ

جب ہم کسی سواری مثلاً ریل گاڑی، ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر کر رہے ہوں اور ہمیں خانۂ کعبہ کی سمت معلوم نہ ہو رہی ہو تو ایسی صورت میں اندازے سے جس طرف چاہیں قبلہ سمجھ کر نماز پڑھ لیں۔

اہم بات

مسلمانوں کا پہلا قبلہ ''بیت المقدس'' تھا، پھر حکم ہوا کہ قبلہ تبدیل کر لیا جائے اور خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے۔ اس سلسلے میں سورۃ البقرہ کا دیا گیا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔

مقصد

قبلے کے بدلنے کا حکم ہوا اور فوراً نمازیوں کو اس طرف قبلہ موڑ دینے کا حکم ہوا۔ اس بات سے اللہ تعالیٰ یہ تربیت کرتا ہے کہ جیسے ہی اللہ کا حکم آئے ، اسے خوشی سے قبول کرلو۔ حکم ماننے کی تربیت کی اہم مثال قبلے کی تبدیلی کا معاملہ ہے۔

نوٹ : صفحہ ۲۵ پر دیے گئے مواد کو پڑھ کر سنایئے۔ بچّوں سے بھی ایک دو بار پڑھوا لیجیے۔ پھر چھوٹے چھوٹے سوال پوچھیے۔

۱۔ ’قبلہ‘ کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ پہلا قبلہ کس طرف تھا ؟

۳۔ دوسرا قبلہ کس طرف ہوا ؟

۴۔ لمبے سفر میں قبلے کے لیے اللہ کا کیا حکم ہے؟

سورۃ البقرہ کی دی گئی آیت کا ترجمہ زبانی یاد کروایئے۔

سورۃ البقرہ کی ایک اور آیت جو اللہ نے قبلہ کے لیے بھیجی ، اس کے ترجمے کو بھی زبانی یاد کروایئے۔ جب مسلمان عمرے یا حج کے لیے مسجد حرام جاتے ہیں تو ان کے درمیان میں ’’خانۂ کعبہ‘‘ ہوتا ہے اور وہ نماز ادا کرنے کے لیے خانۂ کعبہ کے گرد دائرے کی صورت میں کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ ہر ایک کا رخ ’’خانۂ کعبہ‘‘ کی طرف ہی ہوتا ہے۔

قبلے کی عزت

’’خانۂ کعبہ‘‘ دراصل اللہ کا گھر ہے۔ یہ جگہ خاص ہے لہٰذا اس کی عزت اور احترام بھی خاص ہی ہونا چاہیے۔ قبلے کی طرف پاؤں کرنا سخت منع ہے۔

اللہ کا گھر مسلمانوں کے لیے وہ جگہ ہے جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہر وقت کوئی اس جگہ نہیں پہنچ سکتا ، اس لیے قبلے کی طرف رُخ کرکے دعا مانگیے ، اُمید ہے دعا قبول ہوگی۔ قبلے کی طرف منہ کرکے نہ تھوکیں اور نہ ہی اپنے غسل خانے میں فلش ایسی جگہ لگائیں کہ رفعِ حاجت کے وقت آپ کا منہ یا پشت قبلے کی طرف ہو۔

اساتذہ قبلے کی عزت کو اچھی طرح تشریح کر کے سمجھائیں۔ اس کے بعد سوالات کیجیے۔ سوالات کرنے سے پہلے پورے سبق کی بلند خوانی کرلیں اور سوال صرف صفحہ ۲۶ کے مواد پر کیجیے۔
صفحہ ۲۶ پر سبق میں دی گئی سورۃ البقرہ کی آیت کو زبانی یاد کروا کر سنیے۔

سوال

- جب مسلمان حج اور عمرے پر ہوں تو ''قبلے'' کا علم کیسے ہوگا؟
- خانۂ کعبہ کا احترام کس طرح کرنا چاہیے؟

اب کتاب میں دیے گئے سوالات کی طرف آیئے، ان تمام سوالات کے جوابات انفرادی طور پر ہر بچّے سے پوچھیے۔ سبق میں مشکل الفاظ کی فہرست بنائیے۔
اس کام کے بعد بچّے خود جملوں میں جوابات لکھیں۔

چارٹ

ایک چارٹ پر جس سبق میں جو جو حدیث آئے، لکھواتے جائیے تاکہ سال کے آخر تک اچّھا مواد فراہم ہوجائے۔ دورانِ سبق کبھی کبھار ان احادیث کا اعادہ بھی کرتے رہیے۔

قبلے کی عزت (اعادہ)

- 'قبلہ' وہ سمت ہے جو خانۂ کعبہ کا رُخ بتاتی ہے۔ یہ اللہ کا گھر ہے، قابلِ عزت ہے، اس لیے اس طرف پاؤں کرنا یا بے عزتی کا کوئی بھی عمل بہت بڑا گناہ ہے۔
- قبلے کی طرف منہ کر کے دعا مانگنے کا حکم ہے۔
- قبلے کی طرف منہ کر کے تھوکنا یا اپنا واش روم اس طرح بنانا کہ آپ قبلے کا رُخ کر کے اسے استعمال کریں، منع ہے۔

مشق

مشق میں تین سوالات دیے گئے ہیں۔ تینوں کے جوابات اگرچہ بچّے پڑھ چکے ہیں لیکن پھر بھی مشق کے سوالات کے جوابات ایک دفعہ دوبارہ زبانی پوچھ کر مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ اور بچّے جوابات خود تحریر کریں۔ جو جوابات کتاب میں تحریر کیے ہیں، ہوم روک میں اسی کام کو کاپی میں کریں گے۔ یہ اعادہ ہے۔

اذان

بچّوں کو بتائیے کہ جیسے دعوت ، شادی وغیرہ کا بُلاوا کارڈ کی شکل میں آتا ہے ، اسی طرح 'اذان' نماز کے لیے بُلاوا ہے اور اس بُلاوے پر مسجد کی طرف دوڑنا اور نماز کی تیاری شروع کرنا ضروری ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے 'دعوت' ہے کہ اے بندو میری طرف آؤ اور مسلمان کا فرض ہے کہ اللہ کے بُلاوے پر دوڑ پڑے۔

- اذان دینے والے کو مؤذن کہتے ہیں۔
- اذان بھی قبلے کی طرف منہ کرکے دی جاتی ہے۔

نوٹ : اب تک کی تمام معلومات زبانی یاد کروائیے ، گروپ drill کروائیے اور پھر انفرادی طور پر پوچھیے۔

اذان کا طریقہ اور معنی کتاب میں لکھے ہوئے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں ہے اس لیے ایک وقت میں تین نکات سے زیادہ نہ کروائیے۔ بقیہ وقت میں آیات کا اعادہ ، کلمے وغیرہ سنیے۔

اہم بات

جب بچّوں کو اذان پوری یاد ہوجائے تو جماعت میں کچھ بچّوں سے اذان دلوائیے۔

نوٹ : بچّوں کو یہ اضافی بات بھی بتائیے کہ گھر میں یا شہر میں کبھی کوئی آفت آجائے تو بار بار اذان دینے سے اللہ کی مدد پہنچ جاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کا ایک بہت پیارا طریقہ ہے جس سے اللہ پر اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔ بچّے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔

مشق

مشق میں دیے گئے پانچ سوالات کو پہلے زبانی یاد کروائیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر ضرور لکھ دیجیے۔

معلوم کیجیے

بچّوں کو تحقیق و تجسس پر اُبھارنے کے لیے ایسی مشق دی گئی ہے۔ یہ مشق research-based learning کی طرف پہلا قدم ہے۔ اس مشق میں جو معلومات حاصل کرنی ہیں ، ان میں بچّوں کی مدد نہ کریں۔ یہ خود اپنے

بڑوں سے پوچھیں، گھر پر مدد لیں اور معلوم کر کے لکھیں۔ ان کی اپنی ذاتی کوشش اور جواب ڈھونڈ کر لکھنا ان کے لیے باعث خوشی ہوگا اور وہ اس بات کو کبھی نہ بھولیں گے۔

اضافی سرگرمی

ہر بچّہ اپنے محلے کی مسجد سے اذان سنتا ہے۔ بچّوں کو یہ بتائیے کہ اذان سننے کے آداب کیا ہیں۔

- اذان شروع ہو تو اُسے سنیے، ریڈیو، ٹی وی بند کر دیجیے، اس لیے کہ اللہ کی اس دعوت کا احترام ضروری ہے۔ اذان کے الفاظ دل میں دہرائیے اور اذان ختم ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع کر دیجیے۔ کتاب میں دی گئی ''ہدایات برائے اساتذہ'' پر غور کیجیے، اگر کوئی بات اب تک رہ گئی ہے تو اسے پورا کیجیے۔

فلو چارٹ مکمل کرنے سے پہلے تمام بچّوں سے زبانی حل کروا لیجیے اور جب فلو چارٹ تیار ہوجائے تو اسے کاپی میں بھی کروائیے اور تمام آٹھ فوائد کو ایک پیراگراف کی شکل میں بھی لکھوا لیجیے۔ کتاب میں دی گئی سرگرمی کروائیے۔ معلومات زبانی بھی یاد کروائیے۔

مسجد کی اہمیت و احترام

آج سبق بچّوں سے سوالات کر کے شروع کیجیے۔ آپ کا نیا انداز انھیں آپ کی طرف متوجہ کرے گا۔

پوچھیے :

- اذان کہاں سے دی جاتی ہے ؟
- آپ کے محلے کی مسجد کا کیا نام ہے ؟
- کیا آپ اور آپ کے گھر کے افراد مسجد جاتے ہیں ؟
- مسجد کی کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ؟
- مسجد میں نماز پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

یہ چند سوالات کر کے اب آپ سبق کے مواد کی طرف آیئے ، یاد کروائیے۔

- مسجد کے معنی ہیں ، سجدہ کرنے کی جگہ۔
- مسجد پانچ وقت نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔
- مسجد سے مؤذن اذان دیتا ہے۔
- مسجد بنوانا اور اس کی دیکھ بھال کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔
- دنیا کی سب سے عظیم مسجد کون سی ہے ؟
- مسجدِ نبوی کس نے اور کہاں تعمیر کروائی ؟
- اسلام کی پہلی مسجد کون سی ہے؟
- مسجد صرف عبادت کی ہی جگہ نہیں بلکہ یہاں .... ۔ اس جملے کو پورا کیجیے۔
- مسجدِ نبوی کی صفائی کا کام کس نے اپنے ذمہ لیا ؟

یہ نکات گنتی میں ۹ ہیں ان کو تھوڑا تھوڑا کر کے یاد کروائیے۔ انفرادی طور پر ہر بچّے سے پوچھیے۔ یہ نکات ہر بچّے کو یاد ہونے چاہئیں۔

اب سبق کی طرف آیئے۔ بچّوں کو کتاب کے صفحہ ۳۱ کا پورا مواد پڑھ کر سنائیے۔ دیے گئے مواد کو دو حصّوں میں بانٹ لیجیے ، پہلا حصّہ ’’مسجدِ نبوی کے نام سے مشہور ہوئی‘‘ تک ہے۔ اس حصّے پر چھوٹے چھوٹے سوال پوچھیے۔

۱۔ مسجد کے کیا معنی ہیں ؟

۲۔ مسجد کس جگہ کو کہتے ہیں؟
۳۔ مسلمانوں کے ہر محلے میں کم از کم کتنی مسجدیں ہونی چاہئیں؟
۴۔ مسجد کے بارے میں مسلمانوں کی کیا کیا ذمہ داری ہے؟
۵۔ مؤذن کسے کہتے ہیں؟
۶۔ مکّہ سے مدینہ پہنچ کر نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے کس جگہ کی تعمیر کی؟

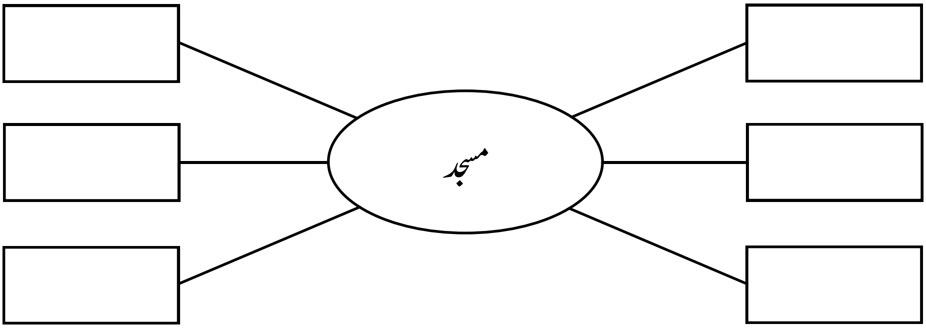

یہاں سے درست الفاظ چُن کر فلو چارٹ مکمل کیجیے۔

۱۔ فرشتوں کا گھر ہے۔ ۴۔ گندہ رہنے دینا چاہیے۔
۲۔ اللّٰہ کا گھر ہے۔ ۵۔ صاف ستھری رکھنی چاہیے۔
۳۔ نماز کی جگہ ہے۔ ۶۔ احترام کرنا چاہیے۔

بچّوں کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دیجیے کہ مسجد صرف عبادت کے لیے ہی نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کے جمع ہونے کی ایسی جگہ ہے جہاں مسلمانوں کو تعلیم و تربیت دی جاتی ہے، مختلف مسائل کو سب یہاں بیٹھ کر حل کرتے ہیں۔ حضور ﷺ سارے مسائل مسجدِ نبوی میں حل کرتے تھے اور اسی لیے یہ مسجد مسلمانوں کا مرکز بن گئی۔

پہلی مسجد

مکّہ سے مدینہ کی ہجرت کے دوران مسلمانوں کی پہلی مسجد ''مسجدِ قبا'' قائم کی گئی، جہاں نبی کریم ﷺ نماز ادا کیے کرتے تھے۔ مسجد مسلمانوں کے لیے کس قدر اہم جگہ ہے اس بات کا ثبوت یوں ملتا ہے کہ مسجد کی صفائی کا کام نبی کریم ﷺ خود کرتے تھے۔ مسجد کو جھاڑو سے نہیں بلکہ کھجور کے پتّوں سے صاف کرتے تھے۔ کھجور کے پتّے

لمبے لمبے جھاڑو کی شکل کے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سبق کا آخری پیراگراف با آوازِ بلند پڑھیے۔

سوال پوچھیے

۱۔ مکّہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نبی کریم ﷺ نے کیا بنایا؟

۲۔ اس مسجد کا نام کیا ہے؟

۳۔ نبی کریم ﷺ مسجد میں نماز کے علاوہ اور کیا کیا کام کرتے تھے؟

۴۔ مسجد کی صفائی کا کام نبی کریم ﷺ خود کیوں کرتے تھے؟

۵۔ نبی کریم ﷺ کس درخت کے پتّوں سے مسجد کی صفائی کرتے تھے؟

نوٹ : ایک بار پورے صفحہ ۳۱ کا اعادہ سوالات کو پوچھ کر کر لیجیے۔

مسجد کے بارے میں ارشاداتِ نبوی ﷺ

اس میں آٹھ نکات ہیں ، ان نکات کو دو حصّوں میں بانٹ کر یاد کروا دیجیے۔ انھیں یاد کروانے سے پہلے زبانی سمجھائیے اور پھر یاد کروائیے۔ بعد ازاں سوالات پوچھ کر اندازہ کر لیجیے کہ کتنا سمجھ میں آیا۔ اگر آپ مطمئن ہوں تو آگے بڑھیے ورنہ ان ہی جملوں کو دہروائیے۔

پھر بقیہ نکات پر آئیے۔ با آوازِ بلند پڑھیے ، تشریح کیجیے اور بچّوں کو یاد کروائیے۔ بچّوں کو خوب سمجھائیے کہ مسجد میں نماز پڑھنے کا کتنا بڑا اجر ہے ، اللہ ہر قدم پر مسجد کے نمازی کو ۱۰ نیکیاں دیتا ہے۔ یہاں پر مسجد کی اہمیت کو جتنا ذہن نشین کرواسکیں ، کروائیے۔

اُوپر دیے گئے نکات نبی کریم ﷺ کا فرمان ہیں، اس لیے یہ ''احادیث'' ہیں۔ اب تک آپ کو معلوم ہوا کہ:

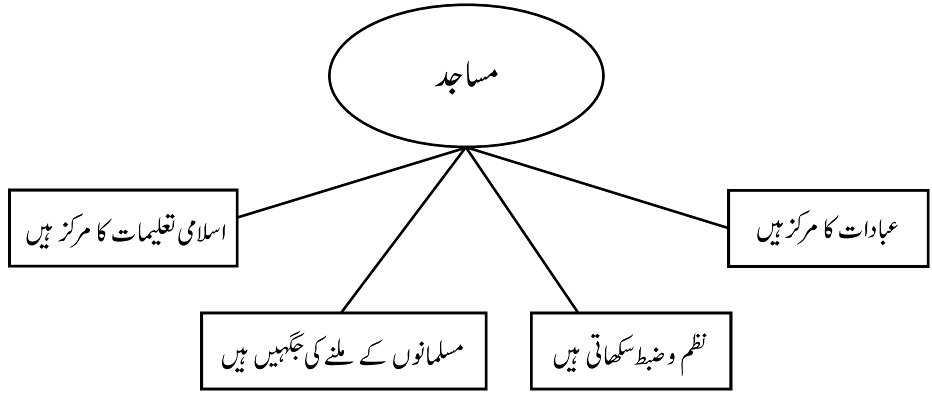

مسجد کے آداب و احترام

ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ مسجد کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے۔ اس اہم جگہ جانے کے کچھ آداب اور طریقے ہیں جو ہمیشہ ہمیں یاد رکھنے چاہئیں۔

۱۔ پاک و صاف جسم اور کپڑے۔
۲۔ اندر داخل ہونے کی دعا ترجمے کے ساتھ زبانی یاد ہو۔
۳۔ مسجد میں تمیز اور ادب و احترام کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔
۴۔ جوتے اُتار کر جائیے۔
۵۔ مسجد سے باہر آتے وقت کی دعا ترجمہ کے ساتھ یاد ہو۔
۶۔ باوضو جائیے۔
۷۔ مسجد میں کھیل کود، بھاگ دوڑ، فضول باتیں نہیں کرنی چاہئیں، یہ عبادت کی محترم جگہ ہے۔
۸۔ مساجد کی صفائی کا انتظام ہو اور خوشبو بھی لگائی ہوئی ہو۔
۹۔ مسجد کی دیوار پر لکھنا یا اشتہار لگانا منع ہے۔

نوٹ: اساتذہ ان نکات کو دو حصّوں میں بانٹ کر یاد کروائیں۔ پہلے حصّے کو یاد کرانے کے بعد فلو چارٹ بنا کر اعادہ کروائیں، پھر اسی طرح دوسرے بھی یاد کروائیں، فلو چارٹ بنوا لیجیے۔

مشق

۱۔ مشق میں پانچ سوالات ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بچّوں سے زبانی پوچھیے۔ جواب میں کمی یا کوئی بات فالتو ہو تو اسے درست کیجیے۔ مشکل الفاظ کو بورڈ پر لکھیے۔

۲۔ مسجد کے اندر بیٹھنے کے آداب فلو چارٹ بنا کر دکھائیے۔ مثلاً

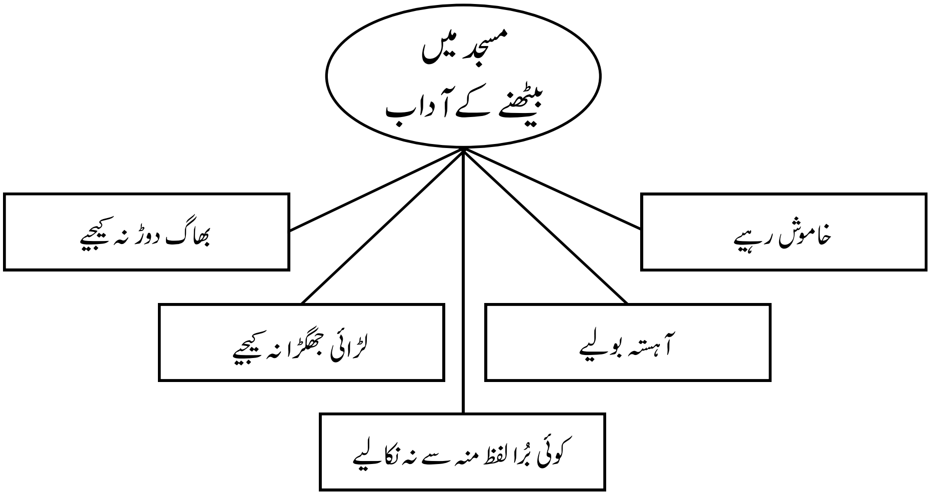

پراجیکٹ

کام کی یکسانیت بچّوں کی دلچسپی کو کم کر دیتی ہے۔ یہاں بہترین موقع ہے کہ آپ بچّوں کو ذرا مختلف قسم کا کام کروائیں۔ بچّے مساجد کی تصاویر کو جمع کریں اور ایک شیٹ پر چسپاں کرکے جماعت میں لگائیں۔ اس سلسلے میں زور زبردستی نہ کیجیے، سب مل جل کر کام کریں۔ جو بچّے کسی مجبوری کے سبب تصاویر نہ لاسکیں، وہ بھی اس کام میں لگ جائیں۔ ہوسکے تو جانی پہچانی مساجد کے نام لکھوائیے۔

۳۔ یہ سوال حل کرنے میں بچّوں کی رہنمائی کیجیے۔

۴۔ جملے مکمل کروائیے۔

۵۔ احادیث مکمل کروائیے۔ بچّوں کو پہلے احادیث زبانی یاد کروائیے تاکہ ان جملوں کو مکمل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تحریری کام سے پہلے انھیں زبانی حل کروا لیجیے۔

۶۔ اس فلو چارٹ کو زبانی حل کروا لیجیے اور پھر مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ اب بچّے اسے خود مکمل کریں گے۔

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی مکّی زندگی (نزول وحی تک)

بچّوں کو بتائیے کہ حضور ﷺ کی زندگی میں دو جگہوں کو بہت اہمیت حاصل ہے ، مکّہ اور مدینہ۔ حضور ﷺ کی جتنی زندگی مکّہ میں گزری وہ مکّی زندگی اور جتنی مدینہ میں گزری وہ مدنی زندگی کہلاتی ہے۔ یہ بھی بتائیے کہ مکّی زندگی کے دوران جو آیات حضور ﷺ پر اُتریں وہ مکّی آیات کہلاتی ہیں اور جو مدینہ آنے کے بعد اُتریں وہ مدنی کہلاتی ہیں۔
یہ نکات ذہن نشین کروانے کے بعد ایک یا دو مختصر سوالات کرکے اطمینان کرلیں کہ بچّوں کو کتنا یاد ہوا۔

حضرت ابو طالب کی کفالت

بچّوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی کفالت کا ذکر کرکے یاد دلائیے کہ والدین کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ کی کس کس نے کفالت کی۔ پھر کتاب کے مواد کی طرف آئیے۔ پہلا پیراگراف پڑھیے۔ یہ مختصر پیراگراف ہے اور دی گئی معلومات بھی پہلے سے پڑھی ہوئی ہیں ، اس لیے کسی دشواری کا امکان نہیں۔ دوسرے پیراگراف میں نبی کریم ﷺ کے اس سفر کا ذکر ہے جو حضور ﷺ کا پہلا تجارتی سفر ہے۔

پہلا سفر شام

- پہلا سفر تجارت
- عمر ۱۲ سال
- جگہ کا نام بصریٰ
- بحیرا ایک عیسائی راہب
- بحیرا نے حضور ﷺ کو پہچان لیا

اس پیراگراف کے ان ۵ نکات کو زبانی یاد کروائیے اور پھر مختصر سوالات کرکے سن لیجیے کہ نکات یاد ہوئے یا نہیں۔
صفحہ ۳۷ پر دیا ہوا پیراگراف پڑھیے اور درج ذیل نکات زبانی یاد کروائیے۔

- بحیرا نے حضور ﷺ کو پہچان لیا۔
- حضور ﷺ کے چچا کو بتا دیا کہ یہ بچّہ نبی بنے گا۔

- اس نے یہ نشانیاں توریت اور انجیل میں پڑھی تھیں۔
- اس نے حضور ﷺ کے چچا سے کہا کہ آپ محمد ﷺ کو لے کر یہودیوں کے علاقے میں نہ جایئے ، وہ آپ کو ستائیں گے۔
- راہب کی باتیں سن کر ابوطالب رضی اللہ عنہ نے سامان سمیٹا اور واپس مکّہ چل دیے۔

یہ پانچ نکات دو دن میں یاد کروایئے۔ جماعت میں وقت اضافی ہو تو حفظ و ناظرہ کا اعادہ کر لیجیے۔ پھر ان نکات کو سننے کے لیے مختصر سوالات کر کے بچّوں کی یادداشت کا امتحان لیجیے۔

۱۔ ابو طالب سے نبی کریم ﷺ کا کیا رشتہ تھا ؟

۲۔ بحیرا نے کس طرح نبی کریم ﷺ کو پہچانا ؟

۳۔ بحیرا نے حضرت ابو طالب کو کیا مشورہ دیا ؟

۴۔ ابو طالب نے پھر کیا کیا ؟

یہ سوالات پوچھنے کے بعد کاپی میں بھی کروا لیجیے۔ اس طرح پیراگراف پڑھا پڑھا کر سوالات یاد کروانے سے بچّوں کو ٹکڑوں میں سبق یاد ہو جائے گا اور کم سے کم بوجھ پڑے گا۔

حلف الفضول

یہ یاد کروایئے کہ حلف الفضول ایک معاہدے یا agreement کا نام ہے یعنی کوئی بات ہمیشہ کے لیے طے کر لینا۔

کتاب کے صفحہ ۳۷ پر دیا گیا پیراگراف باآواز بلند پڑھیے۔ جہاں ضرورت ہو سمجھایئے یا کسی لفظ کی تشریح کرنی ہو تو کیجیے مثلاً یہ الفاظ :

- سرِعام
- معاہدہ
- پیش پیش ہونا
- ظالم
- معصوم
- حمایت
- مظلوم

سرخ اونٹ کا ذکر آیا ہے تو بتایئے کہ یہ جانور بے حد قیمتی اور بہت کم تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس قیمتی تحفے کی پیشکش پر بھی حضور ﷺ نے حق کا ساتھ دینے کا عزم ظاہر کیا۔

سبق

ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ لالچ میں آ کر بُرے کام نہ کریں۔ دیے گئے مشکل الفاظ کے معنی یاد کروائیے۔ سوالات کر کے دیکھیے کہ کیا سمجھ میں آیا۔ اگر کہیں بچّے غلطی کریں تو اساتذہ معاونت کریں۔

۱۔ یمن سے کون آیا تھا ؟

۲۔ تاجر کے سامان کو کیا ہوا ؟

۳۔ تاجر نے مکّہ والوں کو کس طرح بدنام کیا؟

۴۔ وہ سرِعام کیا گاتا پھرتا تھا ؟

۵۔ حضرت محمد ﷺ کے کس رشتہ دار نے یہ نظم سنی ؟

۶۔ انھوں نے کیا معاہدہ کیا ؟

۷۔ اس معاہدے کا کیا نام ہے ؟

۸۔ حضور ﷺ نے کن کن لوگوں کے فائدے یا حق کی بات کی ؟

۹۔ حضور ﷺ نے کس چیز کا بڑا انعام قبول نہ کرنے کا عزم ظاہر کیا؟

۱۰۔ کیا حضور ﷺ نے معاہدے کا ساتھ دیا ؟

مقصد

اس سبق کے مواد سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حق پر قائم رہنا مسلمان کا کام ہے ، چاہے کوئی حق سے دُور کرنے کے لیے کتنا ہی بڑا تحفہ کیوں نہ دے۔

تجارت کا آغاز

سبق کے مواد کو باآوازِ بلند پڑھیے ، یہ مواد صفحہ ۳۷ اور ۳۸ پر ہے۔
مشکل الفاظ کے معنی بتایئے :
سامانِ تجارت ، تجارتی قافلے ، فروخت ، دورانِ تجارت ، معاملات ، امین ، صادق ، قبل ، اس کے بعد صفحہ ۳۷ اور صفحہ ۳۸ پر دیے گئے مواد کو پڑھیے ، پھر سوالات کیجیے۔

سوالات

۱۔ نبی کریم ﷺ نے بڑے ہو کر کون سا پیشہ اختیار کیا؟
۲۔ اس پیشے کو اپنانے کی وجہ کیا تھی؟
۳۔ حضور ﷺ نے تجارتی قافلوں کے ساتھ کن ملکوں کا سفر طے کیا؟
۴۔ آپ نے تجارت کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا؟
۵۔ دورانِ تجارت لوگوں نے حضورِ پاک ﷺ میں کیا عادتیں دیکھیں؟
۶۔ مکّہ میں جن لوگوں کے ساتھ لین دین کیا، انھوں نے آپ کو کیا نام دیا؟
۷۔ ''امین'' کے کیا معنی ہیں؟
۸۔ ''صادق'' کون ہوتا ہے؟
۹۔ اعلانِ نبوت سے پہلے ہی لوگ آپ کو کن ناموں سے پکارنے لگے؟
۱۰۔ کیا تجارت کرنا سنت ہے؟

سوال جواب اور تمام تر تشریح کے بعد بچّوں سے کہیے کہ وہ چند باتیں حضور ﷺ کی تجارت کے بارے میں لکھیں، پانچ جملوں سے زیادہ نہیں۔
دیکھیے یہ تجربہ کیسا رہتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

بچّوں کو بتایئے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک بہت عزت دار خاتون تھیں۔ وہ تجارت کرتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی ایمانداری اور سچّائی کی باتیں سب جگہ مشہور تھیں۔ یہ باتیں ان تک پہنچیں۔ انھیں بھی ایک سچّے، ایماندار شخص کی تلاش تھی جو اُن کے کاروبار میں مدد کرے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ خدا ﷺ تک یہ درخواست بھجوائی کہ حضور ﷺ ان کی تجارت میں مددگار بنیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پورے شہر مکّہ میں سب سے زیادہ امیر خاتون تھیں۔

اہم نکات

- حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست قبول کی۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت خوب پھیلی۔
- سب لوگ نبی کریم ﷺ سے خوش تھے۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی کام کو پسند فرماتی تھیں۔
- کچھ عرصے بعد حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اچھی بیوی اور اچھی دوست تھیں۔
- اسلام قبول کرنے والی پہلی خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔
- جب حضور ﷺ پر پہلی وحی اُتری تو حضور ﷺ بہت ڈرے ہوئے تھے۔
- ایسے وقت میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہی نے سنبھالا۔
- اعلانِ نبوت کے بعد پیش آنے والی ہر مشکل میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھیں۔

نوٹ: یہ دس نکات ہیں، انھیں ایک وقت میں یاد کروائیے۔ جب دسوں یا پانچ نکات یاد ہوجائیں تو سبق میں دیے گئے مواد کو باآوازِ بلند پڑھیے اور پھر باقی کے ۵ نکات یاد کروانے کے بعد اس پیراگراف پر چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھیے۔

۱۔ نبی کریم ﷺ کی کون سی خوبی بہت مشہور تھی؟
۲۔ تجارت کے کاروبار میں مدد کے لیے کس نے حضور ﷺ سے درخواست کی؟
۳۔ کیا حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی درخواست قبول کی؟
۴۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت حضور ﷺ کے ہاتھوں میں آنے کے بعد پھیلی یا نقصان ہوا؟
۵۔ کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے کام کو پسند فرماتی تھیں؟
۶۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میں ایک اچھی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ اور کیا خوبیاں تھیں؟
۷۔ جب حضور ﷺ پہلی وحی اُترنے پر پریشان ہوئے تو انھیں کس نے سنبھالا؟
۸۔ اعلانِ نبوت کے بعد ہر مشکل میں کس نے ساتھ دیا؟

زبانی سوال جواب کرنے کے بعد اندازہ لگا لیجیے کہ بچّوں نے کس حد تک سمجھا۔ جہاں وہ کمزور نظر آئیں ان کے جوابات درست کردیجیے۔

فلو چارٹ بنوایئے۔

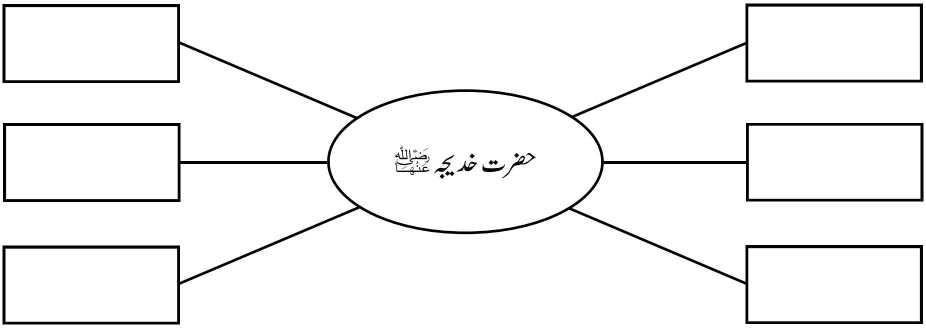

مثلاً : تجارت کرتی تھیں۔ حضور ﷺ کو درخواست بھیجی۔ اس طرح ٦ نکات لکھوایئے۔

معاملوں کی سمجھ

نوٹ: نبی کریم ﷺ کا بچپن اور تربیت کسی ایک ہاتھ میں نہ تھی۔ دائی حلیمہ ، ماں ، دادا ، چچا یعنی کئی لوگوں نے آپ کی تربیت کی لیکن کسی طرح بھی آپ کی تربیت میں کمی نہ آئی۔

آپ کے دادا عبدالمطلب قبیلے کے سردار تھے۔ سارے اُلجھے ہوئے معاملات آپ حل کرتے اور اس کام میں نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ ساتھ رکھتے۔ اس قربت سے حضور ﷺ میں وہ پختگی آ گئی جو معاملات حل کرنے کے لیے چاہیے ہوتی ہے۔ وہ محبّت کے ساتھ لوگوں سے پیش آتے اور پریشان لوگوں کے ساتھ ہمدردی فرماتے۔

سوال

١۔ نبی کریم ﷺ میں معاملوں کی سمجھ کس کی وجہ سے پیدا ہوئی؟
٢۔ نبی کریم ﷺ معاملات درست طریقے پر کیسے سمجھ لیتے تھے؟
٣۔ کن باتوں کی وجہ سے نبی کریم ﷺ مکّہ میں اتنے مقبول ہوگئے؟

یہ سوالات کر کے مطمئن ہوجائیں تو آگے بڑھیے۔

اعادہ کرنے کے لیے ان سوالات اور جوابات کو کاپی میں بھی کروایئے۔

حجرِ اسود کی تنصیب اور حضور ﷺ کا انصاف

نوٹ: سب سے پہلے بچّوں کو "تنصیب" کے معنی سکھایئے۔ پھر حجرِ اسود کا تعارف اپنے الفاظ میں کروایئے۔ اگر کچھ بچّے عمرہ یا حج کر کے آچکے ہیں تو انھیں آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے کا موقع دیجیے۔ حجرِ اسود کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

کتاب کے صفحہ ۳۹ پر حجرِ اسود کی تنصیب کا واقعہ باآواز بلند پڑھ کر سنایئے، سمجھایئے۔ بچّوں سے کہیں کہیں سوال کرتے جایئے تاکہ ان کا دماغ حاضر رہے۔ نبی کریم ﷺ کے دانشمندانہ فیصلے کو سمجھا کر خوب سراہیے۔

پھر سوالات کیجیے

۱۔ خانۂ کعبہ کی تعمیر اور مرمّت میں کس کس نے حصّہ لیا؟
۲۔ حجرِ اسود نصب کرتے وقت کیا جھگڑا اُٹھ کھڑا ہوا؟
۳۔ بوڑھے شخص نے کیا مشورہ دیا؟
۴۔ اگلے دن صبح سویرے کون حرم میں داخل ہوا؟
۵۔ لوگ نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر کیوں خوش ہوئے؟
۶۔ نبی کریم ﷺ نے کیا فیصلہ کیا؟
۷۔ آخر میں حجرِ اسود دیوار پر کس نے نصب کیا؟
۸۔ اس وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

اس واقعے سے آپ کے ذہن میں حضور ﷺ کی شخصیت کی کون سی باتیں اُبھریں؟

حجرِ اسود کے بارے میں اس طرح یاد کروایئے۔

- خانۂ کعبہ کی مشرقی دیوار پر
- زمین سے ۴ فٹ اوپر ایک سیاہ پتّھر
- گرد چاندی کا حلقہ
- جنّت کا پتّھر
- سیاہ پتّھر ہونے کی وجہ سے اسے حجرِ اسود کہتے ہیں

- اس پتّھر ہی سے خانۂ کعبہ کا طواف شروع ہوتا ہے
- عمرے اور حج کے دوران لوگ اسے بوسہ دیتے ہیں

نوٹ : پورا پیراگراف یاد کروانے کے بجائے نکات یاد کروالیجیے۔ دو دن لگائیے تاکہ یہ ۸ نکات پکّے یاد ہو جائیں۔

سچّائی کی تلاش

کہانی کے طور پر بتائیے کہ جب ہمارے نبی کریم ﷺ دنیا میں آئے تو عرب بہت بُرے حالات میں تھے، جاہل اور بُت پرست تھے۔ نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے ہی لوگ سمجھ رہے تھے کہ محمد ﷺ عام انسان نہیں۔ بڑے ہوئے تو دشمن بھی صادق اور امین کہتے، عزت ہوتی، لیکن نبی کریم ﷺ پریشان رہتے۔ اکثر تنہا بیٹھ کر لوگوں کے مسائل کے بارے میں سوچتے، ان کی بت پرستی کے بارے میں پریشان ہوتے۔ مکّہ میں لڑائی جھگڑا اور بُری باتوں کا سلسلہ عام تھا۔ نبی کریم ﷺ پریشان ہوجاتے۔ دور غارِحرا میں جا کر اللہ کی عبادت کرتے اور کئی دن وہاں رہتے۔ رات کی تنہائی اور اندھیرے میں سوچتے رہتے کہ اس کا حل کیا ہے۔ جب عمر مبارک ۴۰ ہوئی تو ایک دن غارِحرا میں بیٹھے عبادت میں مشغول تھے، اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام غارِحرا میں آئے اور اللہ کا پہلا پیغام یعنی ''وحی'' نبی کریم ﷺ تک پہنچایا اور یہ آیت پڑھائی:

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۚ ۝١

پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔

نوٹ : آیت اور ترجمہ دونوں یاد کروایئے۔

سوالات

۱۔ مکّہ میں عزت سے لوگ نبی کریم ﷺ کو کیا نام دیتے تھے؟
۲۔ حضور ﷺ تنہائی میں کیا سوچتے تھے؟
۳۔ نبی کریم ﷺ غارِحرا میں کیوں جاتے تھے؟
۴۔ پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

زبانی جوابات لیجیے۔

۱۔ (i) سے (v) تک زبانی جوابات لیجیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھتے رہیے۔ پھر اس کام کو کتاب کی خالی جگہ میں لکھوا کر تصحیح کیجیے اور اعادہ کرنے کے لیے ہوم ورک کے طور پر کاپی میں کروائیے۔

۲۔ بچّوں سے کہیے کہ حجرِ اسود کے بارے میں جتنی معلومات حاصل ہو سکے، کتاب میں لکھیں اور تصحیح کے بعد کاپی میں درج کریں، اساتذہ مدد کریں۔

۳۔ اس کام میں اساتذہ بالکل مدد نہ کریں۔ یہ آسان مشق ہے، بچّوں کو خود کرنی چاہیے۔

۴۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے فلو چارٹ پہلے بھی بنا چکے ہیں، اس لیے اب دشواری نہیں ہونی چاہیے۔

اسلام اور اخلاق

اخلاق اور انسانیت

نوٹ: بچّوں کو بتایئے کہ اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں فرشتے ، شیطان ، جانور ، پرندے ، کیڑے وغیرہ شامل ہیں اور اس نے کائنات بنانے کے بعد''انسان'' کو بنایا اور وہ انسان کو اپنی مخلوقات میں سے بہترین مخلوق کہتا ہے۔

وجہ

جو دل ، دماغ ، احساسات ، جذبات ، زبان ، الفاظ ،تہذیب انسان کے پاس ہے وہ اللہ کی کسی تخلیق کے پاس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شعور اور صحیح غلط کی پہچان صرف انسان کو عطا کی ہے۔ اس لیے اس پر سب سے زیادہ ذمہ داریاں بھی ڈالی ہیں ، دین کی بھی اور دنیا کی بھی۔ فرشتے صرف اللہ کا کام کرتے ہیں ، دنیا کا نہیں۔ شیطان سارے بُرے کام کرتا ہے ، اللہ یا دنیا کا نہیں۔ لیکن انسان پر دو ذمہ داریاں ہیں ، دین بھی اور دنیا بھی۔ تہذیب وتمدن اور عقل وشعور سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی تخلیق میں سب سے بہتر ہے۔

حدیث : نبی کریم ﷺ نے فرمایا''بہترین مسلمان وہ ہے جو اخلاق میں اچّھا ہو۔''

یہ سارا مواد مع حدیث سمجھایئے اور زبانی یاد کروایئے۔

اخلاق کیا ہے

بچّوں کو تفصیل سے سمجھایئے کہ''اخلاق'' کے کیا معنی ہیں؟ ہماری عادات کیا اور کیسی ہیں، طور طریقے اور چال چلن کیا ہے، لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں ، یہ سب ہمارا اخلاق کہلاتا ہے۔

اسلام نے ہمیں ہر بات کا طریقہ سکھایا ہے ، جس کا ہمیں ہر وقت خیال رکھنا چاہیے۔ اچّھے اخلاق والا انسان نہ صرف یہ کہ اللہ اور رسول ﷺ کو پسند ہوتا ہے بلکہ دنیا میں بھی اس کی تعریف اور بڑا نام ہوتا ہے۔

فلو چارٹ پُر کیجیے:

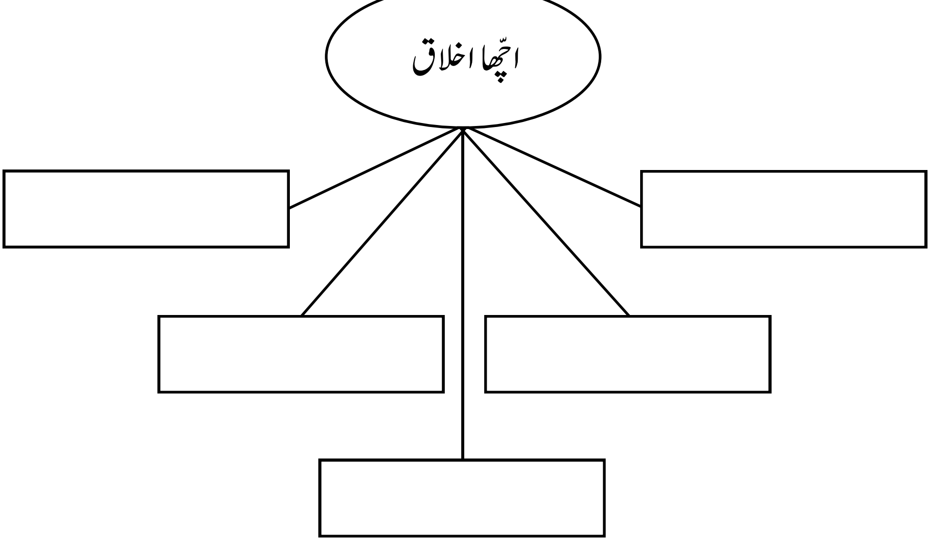

مشق

۱۔ سوال (i) تا (iv) سوچ اور سمجھ پر مشتمل ہیں اس لیے انھیں ایک ایک کر کے سمجھایئے اور لکھوایئے۔ ایسے سوالات پہلے کبھی نہیں دیئے گئے لہٰذا یہ کام بچّوں کے لیے نیا ہے۔ سکون اور تسلی سے آسان الفاظ میں جواب بتایئے ، مدد کیجیے۔

۲۔ بہت دلچسپ مشق ہے۔ جملے دیئے ہوئے ہیں ، انھیں بچّوں کے ساتھ مل کر پڑھیے اور زبانی طے کر لیجیے کہ یہ جملہ اچّھے اخلاق کا ہے یا بُرے ، اور طے کرنے کے بعد خانے میں لکھ دیجیے۔
دونوں سوالات اسی طرح ہوں گے۔

۳۔ سوال پڑھیے ، تھوڑا سا مشکل ہے۔ بچّوں کے ساتھ گفتگو کر کے آسان سوال چُن کر فائنل جواب دہروایئے اور بچّے خود لکھیں گے۔

۴۔ یہ بھی اسی نوعیت کا ہے۔ زبانی مدد کیجیے ، لکھنے کا کام بچّے خود کریں گے۔

۵۔ ڈبّے بنے ہوئے ہیں ان کے آگے نعمت کا نام ہے۔
جیسے : علم ، صحت ، ہاتھ پاؤں ، روپیہ پیسہ۔

لکھنا یہ ہے کہ اچھّے اخلاق والا ان نعمتوں کو کس طرح استعمال کرے گا ، مثلاً علم ، صحت کس طرح دوسروں میں بانٹے گا۔

سرگرمی

جماعت میں بچّوں سے معلوم کیجیے کہ وہ آپس میں کن بچّوں کو خوش اخلاق سمجھتے ہیں ، ان کا نام بورڈ پر لکھ کر فہرست بنالیجیے اور پوچھیے کہ انھیں کیوں خوش اخلاق گنا جارہا ہے۔ بچّے ان کی عادات بتائیں ، بورڈ کے ایک کونے یا خاص بچّے کے نام کے سامنے لکھتے جایئے۔
آخر میں دیکھیے کہ کیا بچّوں نے واقعی بااخلاق بچّوں کے نام لیے تھے۔ اس طرح کی سرگرمی بہت دلچسپ رہے گی اور خوش اخلاق یا بد اخلاق کی تمیز آسان ہوجائے گی۔ باقی بچّوں سے کہیے کہ وہ بھی اچھّی عادات و اخلاق کو اپنائیں تاکہ ان کا نام بھی اسی فہرست میں داخل ہوسکے۔

اسلامی رشتے

نوٹ : اسلام وہ مذہب ہے جو رشتوں کو بہت اہم بتاتا ہے ۔ بہن بھائی ، رشتہ دار ، پڑوسی ، بزرگ ، بچّہ ، ہر ایک کا دوسرے پر حق ہے۔ اسلام بہت ہی محبّت کا دین ہے۔ ایک دوسرے کا خیال کرنا اور مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

حدیث

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو تکلیف میں دیکھے تو مدد کے لیے دوڑ پڑے۔‘‘
مسلمان کو یہ بھی حکم ہے کہ ہر مذہب کے انسان سے اچھی طرح پیش آئے۔ نبی کریم ﷺ کے عمدہ اخلاق کو دیکھ کر بے شمار کافر مسلمان ہوئے۔

سوال پوچھیے

۱۔ اسلام کیسا مذہب ہے؟
۲۔ اسلام نے رشتوں کے لیے کیا حکم دیا ہے؟
۳۔ رشتوں کے بارے میں حدیث رسول ﷺ لکھیے ۔

۴۔ کیا صرف مسلمان ہی سے مسلمان کو اچّھے سلوک کا حکم ہے؟
۵۔ نبی کریم ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟
سوالات کے جوابات سن کر مطمئن ہوجائیں تو انھیں کاپی میں کروایئے اور پھر آگے بڑھیے۔

ماں باپ کے ساتھ اخلاق

سب رشتوں سے زیادہ عزت اور اہمیت ماں باپ کے رشتے کو دی گئی ہے، یہاں تک کہ اس بارے میں قرآن میں بھی حکم ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔
سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۲۳۔۲۴ زبانی یاد کروایئے۔
صفحہ ۴۷ پر دیا گیا پہلا پیراگراف ''ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا'' باآواز بلند پڑھیے۔سمجھایئے اور ان احادیث کو زبانی یاد کروایئے۔

سرگرمی

چند اور احادیث یاد کروا کر جماعت میں ایک کوئز مقابلہ منعقد کروایئے، جیسے قرآن پاک کی سب سے چھوٹی سورت کون سی ہے، سب سے پہلی سورت کون سی ہے، اس طرح کی سرگرمیاں دُور رس اثرات مرتب کرتی ہیں۔

پڑوسی کے ساتھ بہترین سلوک

اس موضوع پر دیا ہوا پیراگراف باآواز بلند پڑھ کر بچّوں کو سنایئے اور پھر تشریح کیجیے۔
اسلام میں سب ہی رشتوں کو نبھانے کا حکم ہے لیکن پڑوسی کے لیے، جو ہر وقت کا ساتھی ہے، بہت سارے احکامات ہیں۔ پڑوسی کو تکلیف دینے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔ اس لیے اپنے پڑوسی کا خیال کرنا ضروری ہے۔

زبانی سوالات پوچھیے

۱۔ پڑوسی کو ساتھی اور دوست کیوں کہا گیا ہے؟
۲۔ پڑوسی کو تکلیف دینے والے کے لیے کیا حکم ہے؟
۳۔ پڑوسی کا کس طرح خیال رکھنا چاہیے؟
۴۔ پڑوسی سے متعلق جو احادیث یاد ہوں سنایئے۔

مشق

۱۔ زبانی حل کر کے بچّوں سے لکھوایئے۔

۲۔ ایک بہت ہی دلچسپ سرگرمی ہے۔ اسے زبانی حل کروایئے، پھر جو ''اچھے سلوک'' والے جملے ہیں ان کے نیچے ہرے رنگ کی لائن بنوایئے۔

۳۔ جملے مکمل کیجیے۔

الفاظ کا ذخیرہ موجود ہے، پہلے انھیں بورڈ پر نمایاں لکھ کر پڑھوایئے اور پھر پوچھیے۔ جملہ نمبر ۱ میں جو دو الفاظ آئیں گے ان پر '۱' لکھوا دیجیے۔ اسی طرح ہر جملے میں آنے والے لفظ پر جملہ نمبر لکھوایئے تاکہ بچّے خود جملے پُر کرسکیں۔

سرگرمی

کتاب کے صفحہ ۴۸ پر ایک سرگرمی دی گئی ہے۔ مختلف احادیث لکھ کر ایک ''کتابچہ'' تیار کروائیں۔

نوٹ: ہر سرگرمی اور تشریح کے ذریعے رشتوں اور میل جول کی وہ اہمیت اُجاگر کرنا مقصود ہے جس کی اسلام میں تعلیم دی گئی ہے۔

جھوٹ بولنا

کتاب سے ہٹ کر اس موضوع پر ایک عام سی گفتگو کیجیے۔ بہت سے بچّوں میں جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ بات بات پر جھوٹ بولتے ہیں، لیکن ان کے پاس اتنی عقل نہیں ہوتی اور ان کے جھوٹ کا پول جلدی کھل بھی جاتا ہے۔ بچّوں کو اس موضوع پر گفتگو میں ملوث کیجیے۔ ان کی رائے اور تجربات سنیے۔ جہاں وہ غلط بات کہیں انھیں درست کیجیے۔ ایک معاشرے میں جھوٹ سے کیا کیا بُرائیاں آتی ہیں، بتایئے۔ جھوٹ کے نقصانات بھی بتایئے اور یہ بھی بتایئے کہ اسلام میں اس کی سختی سے ممانعت ہے۔

پہلا پیراگراف باآواز بلند پڑھ کر بچّوں کو سنایئے۔ ''اللہ تعالیٰ جھوٹے شخص پر لعنت بھیجتا ہے'' اس جملے کا مفہوم سمجھایئے۔ ''لعنت بھیجنا'' اور وہ بھی اللہ کی طرف سے کتنا برا ہے۔ پھر یہ بتایئے کہ یہ منافق کی نشانی ہے۔ بچّے ''منافق'' کا مطلب نہیں جانتے، اس لیے انھیں بتایئے کہ وہ شخص جو جھوٹ بولے، زبان سے کچھ کہے اور دل میں کچھ ہو، اسے منافق کہتے ہیں۔ مزید مثالیں دے کر بتایئے۔ خود جماعت میں سے بہت مثالیں مل سکیں گی۔

جھوٹ دنیا میں بھی بدنام کرتا ہے اور آخرت میں بھی۔
منافق کی نشانیاں الگ خانے میں دی ہوئی ہیں انھیں یاد کروائیے۔

زبانی سوالات پوچھیے

۱۔ جھوٹ کو کیوں بُرا کہتے ہیں؟
۲۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے شخص کو کن الفاظ میں بُرا بتایا ہے؟
۳۔ کیا جھوٹ دنیا اور آخرت دونوں میں بدنامی کا باعث ہوتا ہے؟

جواب حاصل کر کے اطمینان کرلیں کہ بچّوں نے جھوٹ بولنے والے اور جھوٹ کی بُرائیوں کو سمجھ لیا یا نہیں۔

افواہ پھیلانا

جھوٹ کی ایک قسم غلط خبر کو دوسروں تک پھیلانا افواہ کہلاتا ہے۔ افواہ سے لوگوں میں ڈر، خوف، بے چینی پھیلتی ہے۔ یہ بات بُرے اخلاق میں گنی جاتی ہے۔ اس لیے غلط خبر کو پھیلانا منع ہے۔

مقصد

بچپن سے ہی بچّوں کو افواہ پھیلانے کے نقصان بتانا تاکہ بڑے ہو کر وہ اس غیر اخلاقی کام میں ملوث نہ ہوں۔

سوالات پوچھیے

۱۔ افواہ پھیلانا کیا ہوتا ہے؟
۲۔ اس کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی اور گندے الفاظ

جھوٹ بولنا یعنی غلط بات کہنا، یہ بھی دھوکا ہے جو الفاظ سے دیا جاتا ہے۔
حدیث: جھوٹ بولنے والے سے رحمت کا فرشتہ دور چلا جاتا ہے، اس لیے کہ جھوٹے کے منہ سے بد بو آتی ہے۔ وعدہ کر کے پورا نہ کرنا بھی دھوکا اور جھوٹ کی قسم ہے۔ وعدہ کرو تو پورا کرو۔ جو کام کر ہی نہیں سکتے اس کا وعدہ نہ کرو۔ گالی دینا، بُرے الفاظ استعمال کرنا یا بُری بات کہنا اسلام میں منع ہے۔

مشق

۱۔ (i) سے (iv) تک سوالات کے زبانی جوابات لیجیے، مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔

جھوٹ کے متعلق نوٹ لکھنا۔ بچّوں سے زبانی پوچھیے، الفاظ کو بورڈ پر لکھیے اور پھر بچّے چند جملے لکھیں۔

۲۔ بوڑھے والدین کی آپ کس کس طرح مدد کریں گے؟

اس سوال کا جواب اور اس سے متعلق قرآنی آیات کا ترجمہ زبانی سنیے۔ پھر بچّے لکھیں اور اساتذہ ان کی مدد کریں۔

۳۔ اچھے مسلمان کے اخلاق کو جانچنے کے لیے یہ مشق تیار کی گئی ہے۔ ہر جملہ پڑھیے۔ بچّوں سے زبانی جواب لیجیے۔ امید ہے سبق پڑھ کر بچّے وہی جواب دینگے جو آپ کو چاہیے۔ ان کی رہنمائی کیجیے، پھر لکھوایئے۔

ان تینوں جملوں کو بچّوں کی مدد سے زبانی حل کیجیے، پھر لکھنے میں بھی مدد کیجیے۔ امید ہے کہ بچّے اس سرگرمی کو ذوق و شوق سے کریں گے۔ جو دو الفاظ ساتھ لکھے جاسکتے ہیں ان پر صحیح (✓) کا نشان لگوایئے۔ آسان اور دلچسپ مشق ہے۔

گفتگو کے آداب

نوٹ : بچّوں کو یہ باور کروایئے کہ ہمارے جسم کا ایک ایک حصّہ ہمارے لیے نعمت ہے اور ان میں سے ہر ایک عضو سے بہترین کام لینا چاہیے۔ آنکھ، کان، ناک، زبان سب نعمت ہیں۔

آنکھ سے اچھا دیکھو گے اور کان سے اچھا سنو گے تو زبان سے اچّھی ہی بات نکلے گی۔ فضول گفتگو یا بُرے الفاظ بولنا اس نعمت کی ناشکری ہے۔ اللہ نے زبان اپنے کلام کے ذکر اور لوگوں سے اچّھی بات کرنے کے لیے عطا کی ہے۔ اس کا غلط استعمال نہ صرف اللہ کو ناراض کرتا ہے بلکہ سخت بات، گالی یا غلط بات کہنے سے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اچّھی بات کی جائے تو لوگ دوست بن جاتے ہیں۔

نبی پاک ﷺ کی حدیث، جو کتاب میں دی گئی ہے، زبانی یاد کروایئے۔

ہمارے نبی ﷺ ہمارے لیے ایک نمونہ ہیں۔ ہمیں ان کی زیادہ سے زیادہ باتوں کی نقل کرنی چاہیے۔ ان کی گفتگو کے بارے میں چند نکات درج ذیل ہیں :

- نرم آواز میں گفتگو فرماتے۔
- ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے۔
- بات کرنے والے کی طرف رُخ کرتے۔
- پوری طرح متوجہ ہو کر سنتے۔
- کوئی ملنے آتا تو اسے پہلے بولنے کا موقع دیتے۔
- اچّھا مزاح بھی فرماتے۔
- ایسا کوئی لفظ یا انداز اختیار نہ کرتے کہ کسی کو بُرا لگے۔
- سچ اور حق بات کرتے۔

یہ آٹھ نکات ٹھہر ٹھہر کر حصّوں میں بانٹ کر یاد کروائیے۔

مقصد

اس موضوع پر دی گئی معلومات کا مقصد یہ ہے کہ بچّے حُسنِ اخلاق ، ماں باپ کے ادب اور پڑوسیوں کے حقوق کو جاننے کے بعد اپنی گفتگو پر بھی نظر ڈالیں کہ کتنی اُونچی آواز ہے ، کیا الفاظ بول رہے ہیں ، گفتگو میں تہذیب اور تمیز ہونی چاہیے۔

بولتے وقت کن باتوں کا خیال رکھیں

- آواز نرم و مناسب
- میٹھا لہجہ
- اچّھے الفاظ
- دوسرے کو بھی بولنے کا موقع دینا
- دوسرے کی بات توجہ سے سننا

یہ نکات بچّوں کو یاد کروائیے اور جماعت میں وقتاً فوقتاً دیکھتے بھی جائیے کہ یہ تمام باتیں پڑھ کر بچّے اپنے عمل میں بھی ان باتوں کو دکھاتے ہیں یا نہیں۔ یہ تمام خوبصورت باتیں ان کی شخصیت کا حصّہ بن جانی چاہئیں۔ زبان اور گفتگو عمدہ ہوگی تو ہمارے بہت سے دوست بھی ہوں گے۔

مشق

مشق میں سوال دیے گئے ہیں۔ جواب دینا ہے کہ

۱۔ جس کا اخلاق اچھا ہے وہ کیا کہے گا؟ اور جس کا اخلاق بُرا ہے وہ اسی بات کا کیا جواب دے گا؟

نوٹ: تمام جملوں کو پڑھوا کر زبانی حل کروا دیجیے، پھر بچّے خود اپنی عقل اور یادداشت سے اس مشق کو مکمل کریں گے۔

۲۔ اسلامی اخلاق کے خلاف باتوں پر غلط (×) اور موافق باتوں پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

اساتذہ جملے پڑھیں اور بچّے اپنی عقل کام میں لا کر غلط یا صحیح لگائیں۔ جواب بتانے میں مدد نہ کی جائے۔

۳۔ یہ سوال بہت مؤثر ہے۔ آپ کھیلنے میں مشغول ہیں اتنے میں اذان ہوجائے تو آپ کیا کریں گے؟

بچّوں کی نفسیات کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ کھیل کے وقت انھیں کسی اور بات کا ہوش نہیں ہوتا۔ اب اتنی اسلامیات پڑھنے کے بعد ان کی سوچ میں کوئی تدبر آیا ہے یا نہیں، اس سوال کا جواب بتا دے گا۔ درست جواب والے بچّوں کو شاباش دیجیے۔

۴۔ اس میں چار سوالات ہیں جن کا جواب کتاب کے سبق میں نہیں۔ یہ بچّوں کی معلومات، تجربے اور مشاہدے پر مبنی ہیں۔ اساتذہ بچّوں کی رہنمائی کرتے جائیں اور ان سے جواب اخذ کرتے جائیں۔

۵۔ ذخیرۂ الفاظ کی مدد سے جملے پورے کیجیے۔

پہلے ذخیرۂ الفاظ کا ہر لفظ بورڈ پر لکھیں۔ اسے بچّوں کے ساتھ باآوازِ بلند پڑھیے۔ ہر لفظ بچّے پر واضح ہو جائے تو جملے پورے کروائیے۔

کتاب اور کاپی میں ان جملوں کو لکھوائیے۔

کتاب میں صفحہ ۵۵ پر دی گئی سرگرمی پر بھی توجہ دیجیے۔

غیبت اور بہتان سے اجتناب

معنی

۱۔ غیبت: پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی کرنا۔

۲۔ بہتان: کسی کے اُوپر ایسی کسی بات کا الزام لگانا جو اس آدمی نے کی ہی نہ ہو۔

۳۔ اجتناب: بچنا، دُور رہنا۔

اللہ کے نزدیک شدید ناپسندیدہ کام

۱۔ لوگوں کی غیبت کرنا۔

۲۔ بہتان لگانا۔

۳۔ جاسوسی کرنا، ٹوہ لینا، چپکے چپکے اس فکر میں رہنا کہ کس آدمی نے کیا کام کیا ہے، وہ کہاں جاتا ہے، اُس کے پاس کون آتا ہے۔ دوسرے کی فکر میں لگے رہنا۔

غیبت نہ صرف بداخلاقی ہے بلکہ ایک دوسرے سے نفرت اور ذہنی بیماریوں کی وجہ بنتی ہے۔

کتاب میں درج سورۃ الحجرات کی آیت ۱۲ اور اس کا ترجمہ یاد کروا کے تشریح کیجیے تاکہ ترجمے کے معنی اچھی طرح سمجھ میں آجائیں۔ قرآن پاک نے غیبت کو ''مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے'' جیسی مثال سے کراہت دلا کر غیبت سے دُور رہنے کی ترغیب دی ہے۔

غیبت اور بہتان میں فرق

غیبت: کسی کا وہ عیب یا بُرائی ہے جو اس میں موجود ہو لیکن اس کا تذکرہ اس وقت کیا جائے جب وہ شخص سامنے نہ ہو۔

بہتان: کسی شخص میں ایک عیب ہے ہی نہیں لیکن آپ کسی بُری بات کو اس سے وابستہ کر رہے ہیں۔

ہم نے کیا سیکھا

بہتان اور غیبت اللہ کے ناپسندیدہ اعمال ہیں جنھیں کرنے سے انسان گنہگار ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ بہتان اور غیبت دوستی کو نقصان پہنچاتے ہیں، نفرت پھیلتی ہے اور پیار و محبت کا وہ معاشرہ جو اسلام چاہتا ہے باقی نہیں رہتا، لڑائی، فساد اور نفرتیں بڑھ جاتی ہیں۔

مشق

۱۔ (i) سے (iv) تک ہر سوال زبانی کروائیے۔
مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے ، جواب کتاب میں اور پھر کاپی میں تحریر کروائیے۔

۲۔ ایک جملہ دیا گیا ہے۔ اسے آرام سے پڑھیے تا کہ بچّے اس کا مفہوم اچّھی طرح سمجھ لیں۔ پھر بچّوں سے جواب لیں کہ کیا یہ طرزِ عمل درست ہے؟ یہ بھی پوچھیے کہ یہ غیبت ہے یا بہتان؟ پھر لکھنے میں مدد کیجیے۔

۳ جملے مکمل کیجیے۔
(i) سے (v) تک زبانی کروانے کے بعد تحریر کروائیے۔

نوٹ: غیبت اور بہتان کا سبق پڑھ کر بچّوں نے کیا سیکھا اور وہ اب اپنے عمل میں کیا تبدیلی لائیں گے ، جماعت سے گفتگو کیجیے۔

باب پنجم : ہدایت کے سرچشمے

حضرت ابراہیم علیہ السلام

چونکہ بچّوں کو بقرعید اور قربانی کیسے جانے کا علم ہے اس لیے اسی عنوان کو سبق کے تعارف کے طور پر بیان کیا جائے اور بتایا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم کے اتنے پابند تھے کہ اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ صرف اُنھیں آزمانا چاہ رہا تھا اور وہ حقیقت میں بیٹے کو قربان کرنے پر تیار ہوگئے۔ وہ اپنے امتحان میں پورے اُترے تو اللہ نے اُنھیں یہ انعام دیا کہ بیٹے کی جگہ دنبہ قربان کروا دیا۔ یہیں سے جانوروں کی قربانی ہونا شروع ہوئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ کے لیے محبّت کی وجہ سے ان کا لقب ''خلیل اللہ'' یعنی اللہ کا دوست پڑ گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہم سب کو یہ سبق دیا کہ اللہ کا حکم فوراً مانو ، چاہے وہ اولاد کی قربانی کا حکم ہی کیوں نہ ہو۔

سوال

بچّوں سے اس واقعے سے متعلق سوالات کیجیے ، یہ دیکھنے کے لیے کہ ان میں سے کوئی بچّہ پہلے سے کچھ باتوں کا علم رکھتا ہے یا نہیں۔

اہم بات

حضرت ابراہیم علیہ السلام تو اللہ کے دوست بنائے گئے لیکن جس گھرانے میں وہ پیدا ہوئے وہ بُتوں کی پوجا کرتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا ''بُت تراش'' تھے یعنی بت بناتے تھے ۔ وہ سب چاہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی بُتوں کی پوجا کریں اور پجاری بنیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ خود ہی لکڑی ، پتھّر کی مورتیاں بنائیں اور انھیں خدا مان کر پوجیں۔

صفحہ ۵۸ کا پورا پیراگراف باآواز بلند پڑھ کر سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۴ کا ترجمہ زبانی یاد کروایئے۔

سوالات (زبانی)

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب کیا تھا؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کیا کرتے تھے؟

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بتوں سے کیوں نفرت کرتے تھے؟

۴۔ آذر کون تھے؟

پیراگراف میں استعمال ہونیوالے ان الفاظ کی تشریح کیجیے۔

۱۔ پرستش: پوجنا

۲۔ پوجنا: عبادت

۳۔ پجاری: وہ جو پوجا کرے

۴۔ بُت تراش: وہ جو بُتوں کو بنائے

کتاب کے صفحہ ۵۹ کا پہلا پیراگراف باآواز بلند پڑھتے اور سمجھاتے وقت قصّہ کہانی کا انداز قائم رہے تاکہ بچّے سبق میں دلچسپی لیں۔

لوگ چاند، تاروں کی پرستش کرتے تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام غور کرتے تھے کہ دن ہوتے ہی چاند اور تارے غائب ہوجاتے ہیں اور رات ہوتے ہی سورج غائب ہوجاتا ہے، تو ان کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ نہ چاند نہ ستارے نہ سورج، کوئی خدا نہیں ہوسکتا کیوں کہ خدا ہمیشہ قائم رہنے والا ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور بُت انسان خود بناتا ہے، بُت بے جان ہوتے ہیں، کچھ مانگو تو دے نہیں سکتے، تو یہ بھی خدا نہیں ہوسکتے، ایک دن انھوں نے یہ بات آذر سے کہی کہ ان کی پوجا سے کیا مل سکتا ہے۔ آذر بہت ناراض ہوئے اور فیصلہ سنایا کہ اگر وہ اس بات سے باز نہ آئے تو وہ انھیں سنگسار کردیں گے اور کہا کہ دُور ہوجاؤ۔

سنگسار کا مطلب سمجھائیے۔ پتّھر مار مار کر مار ڈالنا۔

نتیجہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں کو بُتوں کی پرستش سے روکتے اور بتاتے کہ یہ خدا نہیں ہوسکتے، ان کے پاس کوئی طاقت نہیں۔ لوگ بات تو سمجھ رہے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سچ کہتے ہیں لیکن ان کے باپ دادا یہی دین مانتے تھے تو ان کا ماننا بھی یہی تھا کہ بت خدا ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لڑتے کہ تم ہمارے باپ دادا کے مذہب کو بُرا

کیوں کہتے ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کسی سے نہ ڈرتے اور سچّائی کی تعلیم دیتے رہتے۔

سوالات (زبانی)

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس وجہ سے چاند، سورج اور ستاروں کو خدا نہ مانا؟
۲۔ وہ بُتوں کی پوجا سے کیوں منع کرتے تھے؟
۳۔ انھوں نے اپنے علم کے بارے میں اپنے چچا سے کیا کہا؟
۴۔ ان کے چچا نے ان سے کیا کہا؟
۵۔ کیا آذر کی سختیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سچّائی پھیلانے سے روک دیا؟
۶۔ ہم نے کیا سبق سیکھا؟

جو سچّائی کے راستے پر ہوتا ہے اسے کوئی نہیں رُوک سکتا۔ اللہ اس کا مددگار ہوتا ہے۔

دعوت

اس پیراگراف کو با آوازِ بلند پڑھیے۔ پڑھنے کا انداز کہانی جیسا ہو۔ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ پڑھ کر سنانے اور سمجھانے کے بعد سوالات کے ذریعے ٹیسٹ کیجیے کہ کیا سمجھ میں آیا۔

۱۔ بُت پرستوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کس بات کی دعوت دی؟
۲۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کیا دکھانا چاہتے تھے؟
۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام میلے میں کیوں نہیں گئے؟
۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کون سی بات بُت پرستوں نے سن لی؟

نوٹ: بچّوں کے جوابات سے اندازہ کیجیے انھیں کیا کیا سمجھ میں آیا۔ جہاں کمزوری نظر آئے اس بات کی مزید تشریح کیجیے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بُت شکنی

یہ پیراگراف پڑھ کر سنایئے۔
ان الفاظ کے معنی سمجھایئے۔

کلہاڑی : لکڑی کاٹنے کا اوزار۔ بنا کر یا جماعت میں لا کر دکھایئے۔
چکنا چور : اتنا زیادہ توڑنا کہ کوئی چیز کِرچی کِرچی ہوجائے ، چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہوجائیں۔

سوالات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُتوں کو کس چیز سے توڑا؟
۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بُتوں سے کیا کیا پوچھا؟
۳۔ سب سے بڑے بُت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا کیا؟
یہ سوال جواب زبانی کروایئے۔

لوگوں کی واپسی

اس پیراگراف کا پہلا حصّہ باآوازِ بلند پڑھیے ، بچّوں سے اس کا خلاصہ پوچھیے کہ انھوں نے اس پیراگراف میں کیا کیا پڑھا۔ امید ہے بچّے مل جل کر ہر بات دہرا دیں گے ۔
۱۔ نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ٹوٹے ہوئے بُتوں کے بارے میں کیا سوال کیا؟
۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا جواب دیا؟
۳۔ کیا بڑا بُت بول سکتا تھا؟
۴۔ بڑے بُت کے جواب نہ دینے سے لوگوں پر کیا حقیقت کھلی؟
۵۔ نتیجہ کیا نکلا؟
۶۔ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش

۱۔ بچّوں سے اعادہ کے طور پر پوچھیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کیا تھی؟ (متوقع جواب بیٹے کی قربانی کا قصّہ)
صفحہ ۶۱ کا پہلا پیراگراف پورا پڑھیے۔

معنی بتائیے

متفق: راضی، مل جل کر فیصلہ کرنا

پیرا گراف پڑھنے کے بعد لکڑیاں جمع کرنے اور آگ میں جلانے کا پورا واقعہ بچّوں سے سنیے۔ پتہ چل جائے گا کہ انھوں نے بلند خوانی کو کتنا سنا اور بات کو کتنا سمجھا۔

مقصد

یہاں پھر اس بات پر زور دیجیے کہ اللہ پر اعتماد اور عقیدہ رکھنے والوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ سچّی اور حق کی بات کہنے والے کسی سے نہیں ڈرتے اور انھیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سوالات

۱۔ اللہ نے آگ کو کیا حکم دیا؟

۲۔ آگ کتنی شدید تھی؟

آگ ٹھنڈی ہوگئی

اس کا پہلا اور دوسرا پیرا گراف بچّوں کو سنائیے۔ واقعہ بچّوں سے سنیے اور پھر سوالات کیجیے۔

۱۔ اللہ کے حکم سے آگ کو کیا ہوا؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں کس طرح بیٹھے تھے؟

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سچّے دل سے کیا بیان کیا؟

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے باہر نکلے تو ان کا منہ کیسا ہو رہا تھا اور پجاریوں کے منہ کیسے ہو رہے تھے؟

صفحہ ۶۱ کا آخری پیرا گراف پڑھیے، سوالات کیجیے۔

۱۔ آگ کو ٹھنڈا ہوتا دیکھ کر پجاریوں کو کیا ہوا ؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دشمنوں کا مقابلہ کس طرح کیا ؟

آخری دو پیرا گراف

ان کو با آوازِ بلند پڑھیے۔

سوالات

۱۔ لوگوں کی ڈھٹائی اور غصّہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا فیصلہ کیا ؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور کہاں کہاں اللہ کا دین پھیلایا ؟

۳۔ اللہ نے کس طرح بُتوں کی پوجا کرنے والوں پر عذاب بھیجا ؟

۴۔ نمرود کی موت کیسے ہوئی ؟

حاصلِ سبق

۱۔ اللہ کے نیک بندے سچّائی کا سبق دیتے رہتے ہیں۔ انھیں کوئی نہیں روک سکتا۔ وہ بہادر ہوتے ہیں ، اللہ ان کی مدد کرتا ہے۔

۲۔ اچّھائی پھیلانا مشکل کام ہے۔ اس میں وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور تکلیفیں بھی اُٹھانا پڑتی ہیں۔ بُرائی اور بربادی جلدی پھیلتی ہے اور برباد کر دیتی ہے۔

کتاب میں دی گئی ہدایات برائے اساتذہ پڑھیں ، بچّوں سے بھی دہروائیں۔ اس سبق کا مقصد ان چند لائنوں میں بتا دیا گیا ہے۔ ان مقاصد پر خاص روشنی ڈالیے۔

مشق

۱۔ (i) سے (v) تک سوالات زبانی حل کرواکر مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے۔ پھر بچّے کتاب اور کاپی میں تحریر کریں۔

۲۔ یہ Quiz ہے جس میں درست لفظ پر (✓) نشان لگانا ہے۔

۳۔ خالی جگہ پر کیجیے۔ زبانی کام میں استاد مدد کریں ، پھر بچّے خود لکھیں۔

آخری مشق میں ذخیرۂ الفاظ کو بورڈ پر لکھ کر خوب پڑھوائیے ، پھر بچّے خود تحریر کریں کہ کہاں کون سا لفظ لکھا جانا چاہیے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مشاہیرِ اسلام پر اسباق کا مقصد بچّوں کے دلوں پر اسلام کی عظیم ہستیوں کے کردار کو نقش کر دینا ہے تاکہ بچّے اپنے ننھّے ذہنوں میں ان ہستیوں کی مثال سامنے رکھ کر آگے بڑھیں۔ اساتذہ ان مثالوں کی اچّھائیاں بچّوں کے ذہنوں پر ثبت کرتے چلیں۔

ابتدائی زندگی

صفحہ ۶۵ اور صفحہ ۶۶ پر دیا گیا مواد (''زیادہ قیمتی نہیں تھی'' تک) باآوازِ بلند پڑھیے، پھر بورڈ پر نکات لکھ کر یاد کروائیے۔

- لقب صدیق۔
- کنّیت ابوبکر۔
- صدیق کا مطلب ہے، انتہائی سچّا۔
- صدیق وہ ہوتا ہے جس کی بات اور عمل میں فرق نہ ہو۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد عثمان بن عامر تھے۔
- والد کی کنّیت ابو قحافہ تھی۔
- والدہ سلمہ، کنّیت ام الخیر۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین دوست تھے۔
- مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین ساتھی، ہجرت کے وقت بھی ساتھ تھے۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک تاجر، بہادر اور ایماندار تھے۔
- بہت سے غلاموں کو آزاد کروایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے۔
- ہر جنگ میں سائے کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور احکامات پر جان دیتے تھے۔

نوٹ : سبق کا خلاصہ اور اہم باتیں ۱۴ نکات کے طور پر دی گئی ہیں، انھیں زبانی یاد کروا دیں۔ دو دن کا وقت دیں، پھر بچّوں سے پوچھیں مثلاً صدیق کا مطلب کیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کا کیا نام ہے؟ اسی طرح تمام نکات کے بارے میں پوچھ لیجیے۔

''جنگِ بدر ...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے۔'' اس پیراگراف کو باآوازِ بلند پڑھیے۔

جنگِ بدر کے بارے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے میں جو بات چیت ہوئی، اس کی وضاحت کیجیے۔

بیٹے نے کیا کہا اور باپ نے کیا جواب دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جواب کتنا بڑا پیغام دیتا ہے اور ایسا جواب وہی دے سکتا ہے جس کا ایمان مضبوط ہو۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کس طرح اپنا مال و دولت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا اور کہا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور رسول ہی کافی ہیں۔

اس بات کی تشریح کیجیے۔ بچّوں کو سمجھائیے کہ ان کا یہ قدم محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کی محبّت کا ثبوت تھا۔

نوٹ : یہ بات بھی یاد کروائیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے۔

زبانی سوالات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پیشہ کیا تھا ؟

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جن غلاموں کو آزاد کیا ان میں کون سے مشہور صحابی بھی تھے؟

۳۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کیا بات مشہور تھی؟

۴۔ جنگ بدر کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کے بیٹے نے کیا کہا؟

۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا جواب دیا؟

۶۔ غزوۂ تبوک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا قربانی دی؟

۷۔ اپنے گھر والوں کے لیے انھوں نے کیا چھوڑا تھا ؟

۸۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا کیا نام تھا ؟

ان سوالات کو زبانی حل کروائیے۔ جو جوابات غلط ہوں انھیں درست کر کے بچّوں کو یاد کروائیے۔ اگر مطمئن ہوں کہ بچّوں کو سبق یاد ہوگیا تو آگے بڑھیے ورنہ اسے ہی مزید وقت لگا کر یاد کروائیے۔

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ

یہ پیراگراف زیادہ تشریح چاہتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کمزور اور طاقتور کا جو معاملہ جو بیان فرمایا، بچّوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ وقت و حالات اور اپنے چاروں طرف نظر رکھتے ہوئے مثالیں دیجیے جو یہ مطلب واضح کریں کہ جو کمزور ہے وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نزدیک طاقتور کیوں ہے اور جو طاقتور ہے وہ ان کے نزدیک کمزور کیوں ہے۔ سب کو ان کا حق دلوانا بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے جس کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا۔

خلیفہ بننے کے بعد آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے بہت لوگ مجھ سے بہتر ہیں، اگر میں غلطی کروں تو بتا دینا۔ یہ سطریں پڑھ کر سنائیے اور گفتگو کیجیے کہ آج کل لوگ اپنی غلطی نہیں مانتے اور خود کو بالکل ٹھیک سمجھتے ہیں، جب کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ یعنی حکمران بننے کے باوجود لوگوں سے کہا کہ اگر وہ غلطی کریں تو انھیں بتادیا جائے۔

دوسری تشریح اس بات کی کیجیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں جب تک اللہ کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرنا، اگر میں اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کروں تو تمھیں بھی اجازت ہے کہ میرے احکامات نہ مانو۔''

کتنی بڑی بات ہے۔ اس پر گفتگو کیجیے اور اچھی طرح تشریح بھی کیجیے۔

دوسرے پیراگراف سے ٦٧ صفحے کے آخر تک با آواز بلند پڑھیے اور تشریح طلب نکات سمجھائیے۔

سوالات

- حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ لشکر کس ملک لے کر گئے؟
- اُن دنوں کیا حادثہ پیش آیا؟
- کمزور ایمان والے مسلمانوں نے کیا کیا؟
- ان دنوں اور کیا بڑا مسئلہ پیش آیا؟
- مسلمانوں نے زکوٰۃ دینی بند کردی، کیوں؟
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ دینے کے لیے کیا حکم جاری کیا؟
- لوگوں نے جھوٹا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کو کیسے حل کیا؟

اس صفحے کا پہلا پیراگراف با آواز بلند پڑھیے۔ پھر نکات یاد کروائیے۔

- مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ بہت سی جنگیں۔
- شام اور عراق سے جنگ۔
- مسلمانوں نے ایران کا بڑا حصّہ فتح کیا۔
- روم کے لوگوں سے بھی جنگیں ہوئیں۔
- ٢ سال ٣ ماہ حکومت کرکے ٦٣ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

یہ ٥ نکات بہت اہم ہیں۔ اچھی طرح زبانی یاد کروائیے۔

ایک بڑا کارنامہ

پہلے پڑھ کر سنائیے، پھر یاد کروائیے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں قرآنِ پاک نے کتاب کی شکل اختیار کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی

پیراگراف پڑھیے، نکات زبانی یاد کروائیے:

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سادہ زندگی۔
- وہ اللہ کا حکم ماننے والے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کرنے والے تھے۔
- سادہ لباس، سادہ کھانا، گھر کے تمام کام خود کرنا۔
- رات کو مدینہ کی گلیوں میں چکر لگاتے کہ کوئی بھوکا یا پریشان تو نہیں۔
- لوگ آپ کی عادت کی وجہ سے آپ پر جان دیتے تھے۔
- لوگوں کی بھلائی کے لیے اور دین اسلام کی بہت خدمت کی۔

ان نکات کو یاد کروا کر سنیے۔

مشق

۱۔ (i) سے (iv) سوالات کے جوابات زبانی سن لیجیے۔ مشکل الفاظ بورڈ پر لکھیے، پھر کتاب میں لکھوائیے۔ کاپی میں یہی کام ہوم ورک کے طور پر کروائیے۔

۲۔ درست جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگوائیے۔ جملے زبانی حل کروا لیجیے۔ نشانات بعد میں بچّے خود اپنی سمجھ کے مطابق لگائیں گے، اُس وقت مدد نہ کی جائے۔

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق بچّے چند لائنیں لکھیں۔ پہلے زبانی کروا لیں، مددگار الفاظ بورڈ پر لکھ دیں۔ اس عمل سے کام میں آسانی پیدا ہوگی۔

خبردار!

جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصّے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان

ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)

ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔